SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, March 12, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) ...amabad, at forty one minutes past four in the evening with Mr. Acting Chairman ...ir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الذین هم من خشیة ربهم مشفقونO والذین هم بایٰت ربهم
یومنونO والذین هم بربهم لایشرکونO والذین یوتون ما اتوا
وقلوبهم وجلة انهم الی ربهم رجعونO اولئک یسارعون فی
الخیرات وهم لها سبقونO ولا نکلف نفساً الا وسعها ولدینا
کتب ینطق بالحق وهم لایظلمونO

ترجمہ ، اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں O اور جو لوگ اپنے
کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں O اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کرتے ہیں O اور جو لوگ
کی راہ میں) دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس سے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب
پاس جانے والے ہیں O یہ لوگ (البتہ) اپنے فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ ان کی

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, March 12, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) amabad, at forty one minutes past four in the evening with Mr. Acting Chairman ir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ان الذين هم من خشية ربهم مشفقونO والذين هم بايٰت ربهم
يومنونO والذين هم بربهم لايشركونO والذين يوتون ما اتوا
وقلوبهم وجلة انهم الى ربهم رجعونO اولئک يسارعون فی
الخيرات وهم لها سبقونO ولا نكلف نفساً الا وسعها ولدينا
كتب ينطق بالحق وهم لايظلمونO

ترجمہ ، اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں O اور جو لوگ اپنے
کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں O اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کرتے ہیں O اور جو لوگ
کی راہ میں) دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس سے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب
پاس جانے والے ہیں O یہ لوگ (البتہ) اپنے فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ ان کی

وز رہے ہیں O اور ہم کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ کام کرنے کو نہیں کہتے اور ہمارے پاس ایک فتر نامہ اعمال کا محفوظ ہے جو ٹھیک ٹھیک بتا دے گا اور لوگوں پر ذرا ظلم نہ ہو گا O

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین، سب سے پہلے Leave Applications ہو جائیں پھر ات کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب محمد جاوید مینگل علالت کی بنا پر گزشتہ ۵۴ ویں جلاس میں مورخہ ۲۵ دسمبر تا ۴ جنوری اور موجودہ ۵۵ویں اجلاس کے دوران مورخہ ۲۲ اور ۲۳ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب سیف اللہ خان پراچہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۲ اور ۲۳ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، چوہدری شجاعت حسین ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۳ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: اجلاس نماز کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(The House then adjourned for prayers)

The House re-assembled after interval with Mr. Acting Chairman.

(Mir Abdul Jabbar) in the Chair).

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال ایک کانفرنس کے لئے امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مورخہ ۸ تا ۱۱ مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب عبدالقیوم صاحب علالت کی بنا پر مورخہ ۲۲ اور ۲۳ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب جہانگیر بدر صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۸ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالغفار جتوئی نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب احسان الحق پراچہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۲ مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مخدوم امین فہیم وزیر برائے ہاؤسنگ و تعمیرات نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں۔ اس لئے حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

POINT OF ORDERS

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی اب پوائنٹ آف آرڈر ۔ جی سردار بشیر صاحب ۔ وہ سے پہلے کھڑے تھے ۔ انہوں نے پہلے ارشاد فرمایا تھا ۔ اس کے بعد آپ بات کریں۔ جی ار بشیر صاحب۔

سردار بشیر احمد خان ترین ۔جناب چیئر مین صاحب! شاید آپ کے نوٹس میں ہو آج جب ہمارا ایک دوست کوئٹہ جا رہا تھا تو معلوم ہوا کہ فلائٹ بند ہے۔آج بھی اور شاید بھی اور پھر ۱۶ تک ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کیا مطب ہے کہ جہاز جا نہیں رہے ہیں اور آ نہیں ے ہیں۔

سردار بشیر احمد خان ترین۔ بلکہ مسئلہ تو یہاں تک آ گیا ہے کہ ائیر پورٹ بند کا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کا ارشاد یہ ہے کہ جہاز نہ آ رہے ہیں اور نہ جا ے ہیں ۔

سردار بشیر احمد خان ترین ۔ نہ آ رہے ہیں اور نہ جا رہے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آج ، کل یا کب تک ؟

سردار بشیر احمد خان ترین ۔ سنا ہے کہ ۱۶ تاریخ تک ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کسی کو اس بارے میں علم ہے ؟ کیا میاں صاحب کو علم ہے ؟

Mian Raza Rabbani: Sir, I am hearing this just now but I make inquiries and before this session is over I will make it clear.

Mr Acting Chairman: To amend this, you see, I may sub myself before vou also.

میں نے جو تھوڑا سا سنا ۔ واللہ علم' I don't know کہاں تک صداقت ہے ۔ ۱۳ تاریخ کو اور غالباً ۱۶ تاریخ کو بھی کچھ گھنٹوں کے لئے تمام فلائٹس ' جبکہ ہمارے غیر ملکی مہمان آئے ہوئے ہیں ' ان کی آمد و رفت میں -----

Mian Raza Rabbani: Sir, you must have seen the advertisement in the newspapers .

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں نہیں ۔

It is right . The man was sitting in my office with him, We approached the PIA.

انہوں نے کہا کہ جو وفود آ رہے ہیں ان کی وجہ سے کچھ فلائٹس میں ۲ ' ۴ گھنٹے کی تاخیر ہے۔ تو آپ اس میں دیکھ لیں ۔

سردار بشیر احمد خان ترین ، جناب چیئرمین صاحب ' ان کو پتہ ہی نہیں ہے۔صدر صاحب کوپن ہیگن گئے ہیں آیا ان کا بھی ائرپورٹ بند ہے یا صرف اسلام آباد کا۔ شہر میں تو جھنڈیاں لگی ہوئی ہیں۔ ائرپورٹ جانے نہیں دیتے۔ کہتے ہیں کہ جی کوئی جہاز ہے ہی نہیں۔ ہم لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ اس ملک میں کچھ ہونے والا ہے۔ کم از کم ہمیں تو اعتماد میں لیا جائے۔

قاضی حسین احمد ، اگر ان لوگوں کی movements کی وجہ سے ہے تو صرف کوئٹہ کا ائرپورٹ کیوں بند ہے اس کی کیا وجہ ہے اور 2 ' 4 گھنٹے کی بات نہیں ہے۔ مجھے جو علم ہے اس کے مطابق 13 تاریخ کو بھی کوئی فلائٹ نہیں ہے ۔ فلائٹس ملتوی ہیں ۔ اگر یہ 2 '4 گھنٹے کی بات ہے تو 2' 4 گھنٹے کےبعد کسی وقت بھی فلائٹ پہنچ سکتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہمیں حکومت کی طرف سے بتایا جائے کہ کیا situation ہے۔ کیوں بند ہے کیا وجہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں اپنی معلومات آپ سے عرض کر رہا ہوں ۔ میں نےPIA کے نمائندے سے جوکہ پارلیمنٹ ہاؤس میں ہوتا ہے' خود بات کی ۔ انہوں نے کہا کہ 13 اور 16 تاریخ کو جو وفود آ رہے ہیں یا جائیں گے' ان اوقات میں جن میں ان کا آنا جانا ہو گا ' جہازوں کی آمد و رفت cancel کر دی گئی ہے۔ کوئٹہ کے جہاز کی آمد و رفت دونوںcancel ہیں۔ یہ میں نے ان سے پوچھا ہے ۔ اب اس کی مزید تصدیق حکومتی ارکان کر سکتے ہیں ۔

حافظ حسین احمد ، جناب چیئرمین ' ویسے بھی ہم یہاں چیختے رہے ہیں کہ کوئٹہ کے

لئے فلائٹ نہیں ہے ۔ آج اتوار کے دن کوئی فلائٹ کوئٹہ کے لئے نہیں ہے ۔ لاہور سے ہو کر آنا پڑتا ہے ۔ کوئٹہ ایک صوبائی دارالحکومت ہے ۔ رات کو وہاں لینڈنگ کی سہولت نہیں ہے اور ایک ہی فلائٹ ہے جو صبح کراچی سے چلتی ہے اور اسلام آباد تک پہنچتی ہے ۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اگر اس کو cancel کیا گیا تو ----

جناب قائم مقام چیئرمین ،میاں صاحب ' اگر آپ مہربانی فرماکرکسی کو بھجوا دیں۔ پتہ کروالیں ابھی تا کہ تسلی ہو جائے ۔ جی احسان شاہ صاحب ' آپ کو فلور دیتا ہوں ۔

سید احسان شاہ ، جناب والا ' میری گزارش ہے کہ گزشتہ بدھ کو منظور احمد گچکی صاحب نے مکران ڈویژن میں ضلع کیچ میں سگنت کے مقام پر مکران سکاؤٹ کی زیادتیوں کی نشاندہی کی تھی تو وزیرداخلہ صاحب نے کہاتھا کہ میں معلومات لے کر ایوان کو بتاؤں گا ۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ واقعہ جو ابھی ہوا ہے ۔ میرے خیال میں 3 ' 4 مہینے پہلے کی بات ہے کہ اینٹی نارکوٹکس فورس وہاں پر گئی اس گاؤں کے ساتھ ہی کسی اور گاؤں پر ریڈ کیا ۔ وہاں انہوں نے مراد محل نامی ایک آدمی کو قتل کیا اور اس علاقے کے لوگوں کا خیال ہے کہ اگر فورسز آتی رہیں اور ہمارے گاوں پر ریڈ ہوتا رہا تو یہ زیادتی ہوگی ۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ وزارت داخلہ کی مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے تاکہ اس کی تحقیقات کی جائیں اور ایوان کو بتایا جائے کہ اس طرح کے واقعات کیوں پیش آتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ،وزیر داخلہ صاحب تشریف فرما ہیں ۔ کچھ ارشاد فرمائیں اس سلسلے میں ۔ جی جناب وزیر داخلہ ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ خان بابر ، During the break میں نے جاکر وہاں I.G,F.C سےمعلومات حاصل کیں ۔ لڑکے کو پکڑا تھا نارکوٹکس کے کیس میں ۔ وہ مختلف جگہیں دکھا رہا تھا۔ کبھی ادہر کبھی ادہر۔2 '3 دن custody میں رہا ۔ بعد میں وہ ان کی تحویل میں مر گیا۔ مجسٹریٹ وہاں تھا۔ اس نے سول گورنمنٹ کو کہا کہ آپ اس کا پوسٹ مارٹم کریں اور اس کے بعد against those individuals کارروائی ہوگی بلکہ میں نے گچکی صاحب کو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ We can have a joint sort of enquiry

Mr. Acting Chairman : Inquiry is being conducted.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر ، جی ہاں - بلکہ سول اور نارکوٹکس فورس کی مشترکہ انکوائری ٹیم بنا کر اس کی investigation کر رہے ہیں -

جناب قائم مقام چیئرمین ،ہو رہی ہے یا ہونی ہے -

میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر ، کیونکہ ہو نی ہے دو تین دن میں باہر تھا مجھے علم نہیں ہے لیکن اسی دن میں نے اس سے یہی بات کی تھی

I am quite prepared, we will have joint investigation team.

Mr. Acting Chairman: It would be supervised by whom and under which government?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Under the Balochistan Government because it is a civil government which is paramount.

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: How can a young boy can die in the custody of the forces? Either it has been very much pressurised or he has been killed or something like that.

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین ،بلور صاحب تشریف رکھیں- Let me speak. -

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: He is undoubtedly involved in narcotics. They had proved that he was involved in narcotics that is why.....

جناب قائم مقام چیئرمین ،جنرل صاحب انہوں نے ارشاد فرما دیا- موت واقع ہو گئی custody میں

inquiry has been ordered and the inquiry will be conducted. That is all.

سید احسان شاہ ، انکوائری والی کون سی ایجنسی ہو گی جو جائے گی وہاں پر انکوائری کرنے کے لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں - جن لوگوں نے مارا ہے اگر انکوائری کرنے والے وہی

لوگ ہوں گے ۔پھر تو رپورٹ آ گئی۔

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں بلور صاحب تشریف رکھیں جی۔

جناب محمد الیاس بلور: میں آپ سے زیادہ جیل گیا ہوں سر آپ تو ریسٹ ہاؤسوں میں رہے ہیں ۔ میں جیل میں رہا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بلور صاحب Address the Chair sir. It would be joint inquiry ہو گی ۔ٹھیک ہے جی ظفر صاحب آپ کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ایم ظفر: جی سر۔

جناب قائم مقام چیئرمین: sorry گچکی صاحب ڈاکٹر صاحب کچھ فرما دیں ۔ ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان: آج سے دو ہفتے قبل میں نے ایک اہم قومی معاملے کے متعلق جس کا سارے پاکستان سے تعلق ہے call attention notice آپ کے سیکرٹریٹ میں بھیج دیا تھا۔ اور مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ وہی روایتی bureaucratic lethargy ہے کہ وہ ابھی تک process نہیں ہوا ہے ۔نہ صرف آج بلکہ گزشتہ بدھ اور جمعرات کے دن مجھے امید تھی کہ وہ Order of the Day پر آ جائے گا ۔جناب والا! وہ ہے "واپڈا کے مظالم" واپڈا برابر کئی مہینوں سے لوگوں کو provisional bills بھیج رہا ہے۔ اور عجیب بات جس کا نہ اخلاقی جواز ہے نہ قانونی جواز ہے جب میٹر چیک ہی نہ کیا ہو ۔تو آپ کیسے کسی consumer کو provisional bill بھیجتے ہیں ساتھ لکھا ہوتا ہے adjustable in the coming month اور بڑے heavy bills بھیج دیتے ہیں۔ آخر یہ جو سفید ہاتھی ہے اس میں metre inspectors, metre readers ہیں۔ اور ان کے جو superintendents ہیں۔ یہ کیا لوگوں کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے ۔جناب والا!

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب میں ان سے پوچھ لیتا ہوں

ڈاکٹر محمد ریحان: پاکستان کے ۹۸ فیصد لوگ [illegible] ہیں وہ یا poor classes سے تعلق رکھتے ہیں یا middle classes سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں [illegible] لوگوں کو------

جناب قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر صاحب بات ہو گئی بات سمجھ میں آ گئی ہے۔

جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان، یہ کب آ جائیں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ فرما رہے اس کو process کیا ہے۔ انشاء اللہ اگلے دن میں آ جائے گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان، امید ہے کل آ جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آجائے گا جی جب بھی آئے لے آئیں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان، شکریہ جناب۔

محترمہ نسرین جلیل، پوائنٹ آف آڈر سر۔

جناب قائم مقام چیئرمین، محترمہ نسرین جلیل صاحبہ۔

محترم نسرین جلیل، میں وزیر اعظم صاحبہ کے ایک بیان کی طرف آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے کراچی situation کو review کیا اور اس سلسلے میں اقدامات کو دیکھا۔ ان کے الفاظ ہیں کہ

Karachi was a strange city because in some parts of the city there was terror but in the other lot of investment was taking place.

جناب چیئرمین! 8 مارچ کو کراچی سٹاک ایکسچینج کا 100 پوائنٹ کا index تھا جو کہ 29 پوائنٹ گرا اور 5 بلین روپے کا نقصان ہوا۔ کسی بھی ملک کے معاشی استحکام کے لئے سٹاک ایکسچینج جو ہے وہ بیرومیٹر ہوتا ہے۔ مگر 9 مارچ کو پرائم منسٹر نے سنگاپور میں پھر اپنی تقریر میں یہ کہا کہ violence کراچی کے چند علاقوں میں ہو رہی ہے۔اور باقی حصے flourish کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں عرض کروں آپ سے آج ہمارے ہاؤس کا فیصلہ ہو چکا ہے پہلے Chamber میں آج کراچی situation کو discuss کرنا ہے۔ آپ اس میں لائیے گا اس چیز کو please جناب مولانا صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، جناب میں ایک اہم مسئلہ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں یہاں ہاؤس کے اندر میں نے ذکر کیا تھا بنی افغان کی 25 ہزار آبادی ایک انتہائی مصیبت میں گرفتار ہے ۔ ان کی ناکہ بندی ہے ۔ ان کا آدمی باہر سے جاتا ہے ۔ اس کو گرفتار کر لیا جاتاہے' اندر سے نکلنے نہیں دیا جاتا۔ اور یہ صدر کی جو وہاں پر نوابزدگان کالاباغ سے رشتہ داری ہے ۔ اس کی بھتیجی اللہ یار نوابزادہ کے گھر ہے۔ اللہ یار کی بیٹی اس کے بیٹے کے گھر ہے اور یوں گہرا رشتہ ہے ۔

Mr. Acting Chairman: Order in the House please.

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ اس وجہ سے نوابزدگان کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ بنی افغان پر ظلم وستم کر رہے ہیں' ان کا ایک آدمی قتل کر دیا گیا اور لاش گم کر دی گئی ہے۔ ان کی بھیڑ بکریاں ہانک کر لے گئے ہیں۔ سٹیٹ منسٹر جناب شیر افگن خان نے یہاں پر ہاؤس میں کہا تھا کہ ہم صدر سے ملیں گے اس معاملے کی باقاعدہ انکوائری ہو گی' تحقیقات ہو گی۔ تحقیقات ان کی یہ ہے کہ دوسری طرف نوابزدگان کالا باغ کے لوگ دندناتے پھر رہے ہیں' ان کو کوئی کچھ نہیں پوچھتا۔ مگر بنی افغان کا اگر کوئی آدمی باہر سے آتا ہے' سرکاری ملازم اس کو پکڑ لیتے ہیں' کیس بنا لیتے ہیں۔ باہر نکلنے نہیں دیتے۔ پچیس ہزار آبادی بالکل ایک مصیبت کے اندر گرفتار ہیں۔ ان کا آدمی بوستان خان قتل کر دیا گیا' اس کی لاش گم کر دی گئی' اس کا مال مویشی جو ہے اسے کالاباغ کے لوگ ہانک کر لے گئے ہیں۔ جس مصیبت کے اندر بنی افغان گرفتار ہیں تکلیف دہ ہے ۔ میں پوچھوں گا اپنے عزیز برخوردار شیر افگن خان سے' ان کی ملاقات کا کیا فائدہ ہوا۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ یکطرفہ کارروائی نہیں ہو گی۔ وہ توجہ فرمائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تشریف رکھیں جی۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ اور انہوں نے جو وعدہ کیا تھا پورا کریں وہاں پر امن قائم کریں۔ یہ بھی کہا تھا کہ یہاں اسمگلنگ ہوتی ہے------

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی' تشریف رکھیں۔ یہ اس دن آیا تھا جی تشریف رکھیں۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ لیکن اس کے بعد پھر بیان دیا کہ نہیں میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ سمگلنگ ہوتی ہے' منشیات فروشی ہوتی ہے' اچھی بات ہے۔ اس لئے میں متوجہ کرتا ہوں حکومت کو جب ان کے ایک منسٹر نے یہ کہا کہ ہم صدر سے ملیں گے' حکومت اس کی غیر جانبدارانہ انکوائری کرائے گی' ایک جج کو مقرر کرے گی مگر کچھ نہیں ہوا بلکہ ان کے مخالف جو وہاں پر کچھ تندرخیل میں ہیں ان کے دس گھر جو ہیں وہ بلڈوز کر دیئے گئے ہیں۔ یہ ساری جسارت صدر لغاری کی شہ پر ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تشریف رکھیں جی' میں پوچھتا ہوں جناب وزیر صاحب سے----

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ بات کریں گے جی۔ ڈاکٹر صاحب اگر آپ موقع دیں وزیر داخلہ صاحب کو تو بہتر نہیں ہو گا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں personal explanation میرا right ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اچھا' چلئے جی ڈاکٹر شیر افگن صاحب--- (مداخلت)--- ٹھہریں جی ٹھہریں میں فلور دیتا ہوں ڈاکٹر شیر افگن صاحب کو جی۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: No, no, please. Order in the House please. Please, order in the House. Please

تشریف رکھیں' میں عرض کرتا ہوں۔

مولانا سمیع الحق ۔ نہیں جناب' میں عبدالستار نیازی صاحب کے اس معاملے کی پوری تائید کرتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تائید فرماتے ہیں آپ۔

مولانا سمیع الحق۔ تائید کرتا ہوں۔ یہ لوگ انتہائی مصیبت میں ہیں۔ آج بھی

ہمارے پاس آئے تھے۔ اتفاق سے حضرت قاضی حسین احمد صاحب بھی اکوڑہ خٹک میں میرے ہاں موجود تھے ان کا وفد یہی چیخ و پکار کر رہا تھا کہ ہمیں ظلم سے کیسے نجات دلائی جائے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ صحیح ہے۔

مولانا سمیع الحق۔ وہ تمام لوگ ایس پی وغیرہ کی رپورٹ، ظلم۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ بتاتے ہیں ابھی آپ کو جی۔ پھر میں وزیر داخلہ ۔ب سے گزارش کروں گا کہ حکومت کی طرف سے وہ کچھ بتائیں۔ جی جناب شیرافگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب مولانا صاحب نے جو فرمایا ہے میرے نام کے ۔۔۔ سے ' ایک تو اس کی تصحیح کر دوں۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ برخوردار کہا' عزیز کہا آپ کو۔ پیار سے کہا آپ کو۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ برخوردار کہا' عزیز کہا' میں انہیں بزرگ نہیں کہہ سکتا کیونکہ ہم ایک دوسرے کے سیاسی مخالف ہیں۔ اس لئے کہ۔۔۔۔۔

جناب قائم **چیئرمین۔** نہیں نہیں' انہوں نے بڑی محبت سے آپ سے بات کی۔۔۔

الیاس احمد بلور۔ پہلے تو آپ کی پارٹی میں تھے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں' یہ بھی غلط ہے۔۔۔۔

Mr. Acting Chairman: Please, no cross talk please. Bilour Sahib, no cross talk.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ کو یہ بھی نہیں پتہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں' please چلیں جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ تو گزارش یہ ہے کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور ۔۔۔ء اللہ یہ وزیر داخلہ صاحب اس کی تصدیق کریں گے۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ صحیح ہے' درست ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ کہ عبیداللہ خان نے اور میں نے اس صورتحال سے

پوری طرح سے جنرل صاحب کو آگاہ کیا کہ جو صورتحال پنجاب گورنمنٹ نے وہاں پہ پیش کی تھی وہ درست نہیں ہے آپ کسی neutral agency سے وہاں پہ اس کی تصدیق کرائیں کہ یہ سمگلنگ، ہیروئن یا منشیات کی یا اسلحہ کی، وہ جو الزامات ہیں وہ غلط ہیں۔ صورتحال کچھ اور ہے کہ وہاں پہ مقامی آبادی کے ساتھ نوابزادگان اور ان کا آپس میں قتلوں کا جھگڑا ہے اور اس وجہ سے صورتحال خراب ہے۔ اور اس حوالے سے بھی کہا تھا۔ اور یہ بات بھی درست ہے کہ میں نے معزز رکن کو یہ یقین دہانی کرائی تھی۔ پہلے ذاتی طور پہ ہم نے مسئلہ discuss کیا، میں نے جا کر مولانا صاحب کی مزاج پرسی کی تھی جس کے دوران انہوں نے اس کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد انہوں نے یہ مسئلہ سینٹ کے اندر پیش کر دیا جس کے جواب میں، میں نے صورتحال کی وضاحت کی ہے۔ ہم قومی اسمبلی کے دو رکن ہیں عبیداللہ خان صاحب کا وہ حلقہ ہے جس میں بنی افغان کے لوگ رہتے ہیں اور یہ بھی مولانا صاحب کو علم ہوگا، ان کو یاد ہو گا کہ ماڑی انڈس میں انہوں نے ایک اجتماع کیا تھا جس میں تمام ضلع کی سیاسی قوتوں نے وہاں کی مقامی آبادی کو بھڑکا کر، اس تصادمی صورتحال کو اتنا زیادہ آگے لے گئے کہ جس کی وجہ سے امن عامہ کی صورتحال۔۔۔ اب مجھے ساری صورتحال بیان کرنی پڑے گی کہ وہاں پہ انہوں نے جا کر سٹیشنوں پر قبضہ کیا اور یہاں پہ راکٹ چلائے گئے اور وہاں پہ مشین گن اور اس طریقہ کار سے خودکار اسلحہ سے جنگ کی صورتحال۔۔۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ بالکل غلط۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تشریف رکھیں جی، ان کو کہنے دیں، ان کو کہنے دیجئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ بالکل درست ہے، آپ سیاسی مفادات کے لئے صورتحال کو exploit کرنے کے لئے اگر بات کرتے ہیں تو آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ وہ جلسہ آپ نے اور آپ کے ہمنواؤں نے کیا اور لوگوں کو بھڑکا کر ان لوگوں کو قتل کروا رہے ہیں اور اپنے ذاتی مفادات کے لئے بات کرنا چاہتے ہیں۔ گو کہ عوام نے آپ کو دونوں حلقوں سے مسترد کردیا ہے آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا اور میں یہاں پہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا صاحب صورتحال کو ۔۔۔۔۔ جب ان کے ذاتی مفادات آتے ہیں تو ۔۔۔۔۔۔

(مداخلت)

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq:- Point of order Mr. Chairman.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی راجہ صاحب point of order۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین جو ہم نے گزارش کی تھی ابتداء میں۔ ---- مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Dr. Sahib, you should be relevant.

(interruption)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ راجہ صاحب سے تو ہماری دشمنی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ point of order جناب چیئرمین۔ ایک دفعہ یہاں سے یہ گزارش کی گئی تھی کہ اگر وزیر داخلہ بیان دیں گے تو ہاؤس کا ماحول یہ نہیں ہوگا جو اب ہوگیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے جب کوئی شخص جواب دیتا ہے تو وہ حکومت کی پوزیشن واضح کرتا ہے۔ وہ ذاتی معاملے کو نہیں لاتا۔ گورنمنٹ میں منسٹر کوئی بھی جب کسی معاملے کا جواب دیتا ہے وہ حکومتی جواب ہوتا ہے۔ وہ کسی منسٹر کا personal جواب نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ وہ impersonal جواب اس قسم کا heated ماحول پیدا نہیں کرتا۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اب بھی موقع ہے، بجائے اس کے کہ ٹھنڈے دل سے اس معاملے پر حکومت اپنا جواب دے میں آپ سے یہی گزارش کروں گا کہ وزیر داخلہ کو کہیں کہ وہ اس کا معقول جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ صحیح ہے وہ فرماتے ہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ یہ پہلی بار نہیں کہ ہم نے وہاں فورسز کو deploy کیا ہے last time بھی جب ہم گورنمنٹ میں تھے تو ہمیں اطلاع ملی تھی کہ واپڈا کالونی جو وہاں ہے اس پر ایک Bucket Bridge سا ہے۔ چونکہ اس کے قریب آدم خیل ہے وہاں سے weapon پنجاب اور پھر وہاں سے سندھ اور کراچی وغیرہ جاتے ہیں۔ اور دوسرے یہ تھا کہ the

narcotics are also travelling on that rout. اس وقت حالانکہ ہماری حکومت نہیں تھی but, even then we approached the Punjab Government and they allowed us that within the Federal Area, we can keep Federal force to look after those narcotics and the weapons that were passing through. Again, this time unfortunately we got the same report. Because it has not been stopped. You are aware that weapons still continue to go to Karachi and the Karachi situation would not be what it is today but for the weapons going from the Northern parts of the country. Also, the narcotics trade is still going on and because of that we are forced ..... I mean they have and cannot taken any punitive action against any one at the moment unless they violate the law. The moment we are confident or sure that the purpose has been served, the forces will be withdrawn. Because after all, that forces do not belong to Punjab. But as it was a special request from the Punjab Government, so, we went out of the way to bring a Frontier Force wing and put it over there. Though there is a need for that force in the NWFP itself because there is a problem in Malakand, there is a problem in other places. But because of the special nature of the situation, we allowed it to be deployed there and I think within the next 15 or 20 days, it will be withdrawn.

جناب غلام قادر چانڈیو ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر، جناب میں آپ کی توجہ General Manager, Southern Telecommunication Region کے اس اقدام کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس نے نواب شاہ میں 150 کے قریب ٹی اینڈ ٹی کے ملازمین کو بلاجواز نوکریوں سے نکال دیا ہے اب strike پہ بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ جنرل منیجر جان بوجھ کر حالات خراب کر رہے ہیں اور لوگوں کو بیروز گار کر رہے ہیں ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اس سے قبل کہ پوائنٹ آف آرڈر پہ آپ اس مسئلے کے متعلق ارشاد فرماتے، اگر اپنے وزراء صاحبان سے پوچھ لیتے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو معقول

جواب مل جاتا کیونکہ یہ آپ ہی کی حکومت کی طرف سے ہوا ہے ۔

جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب یہ حکومت کی بات نہیں ہے ۔ یہ دفتر شاہی کی بات ہے جو ہماری حکومت کو بدنام کر رہی ہے ۔

Mr. Acting Chairman: I appreciate your view point. It is a good question. As a Pakistani, I think you have done a good thing. But I want that it should be clarified by your side.

پروفیسر این ڈی خان۔ معزز رکن نے ملازمین سے متعلق جو سوال اٹھایا ہے۔ حکومت کی کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے کہ اگر لوگ ملازمت میں ہیں تو انہیں retrench کیا جائے اور بیروزگار کیا جائے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ دفتر شاہی کے بھی اپنے whims ہوتے ہیں تو میں نے یہ شکایت note down کر لی ہے اور انشاء اللہ اس کی انکوائری کر کے کل ہی اس معزز ایوان کے فلور پر صحیح پوزیشن پیش کر دوں گا۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا' میں دوبارہ وزیر داخلہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ جیسا کہ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت مل کر اس کی انکوائری کریں گے ۔ جناب والا' یہی بات تو یہ ہے کہ ایک شخص تین چار مہینے پہلے custody میں مارا گیا جیسا کہ آپ کو بھی علم ہے اس کا نام مراد تھا اور اسی ایوان میں یہ assurance دی گئی تھی کہ اس کی انکوائری کی جائے گی لیکن ہمیں پتہ نہیں ہے کہ اس کی انکوائری کا کیا ہوا پھر دوسری بات یہ ہے کہ اس شخص کے مارنے کے بعد صوبائی حکومت نے کون سا احتجاج کیا اور کس حد تک اس نے وفاقی حکومت کو اس بارے میں approach کیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں کی صوبائی حکومت اس قدر نااہل اور نالائق ہے کہ اس کو اس کا پتہ ہی نہیں ہے کہ اس کے صوبے میں کیا ہو رہا ہے سوائے اس کے کہ رشوت کتنی کھائی جا رہی ہے ؟ جناب میں اس ایوان کے ممبر کی حیثیت سے استدعا کرتا ہوں کہ اس ایوان سے اس انکوائری کے لئے وہاں کے ممبران کو شامل کیا جائے تاکہ وہ اس انکوائری میں ساتھ ہوں۔ کیونکہ وہاں پر صوبائی حکومت کے یا وفاقی حکومت کے جو ادارے انکوائری کر رہے ہیں' وہ خود اس میں ملوث ہیں ۔ اگر ایک مجسٹریٹ کی موجودگی میں ایک شخص قتل ہوتا ہے ' میں کہتا ہوں کہ اس کو باقاعدہ قتل کیا گیا ہے ' اگر

مجسٹریٹ کی موجودگی میں یہ کچھ ہوتا ہے تو پھر کیا توقع رکھی جا سکتی ہے کہ وہ صوبائی حکومت انصاف مہیا کرے گی یا ایف سی اس انکوائری میں اپنے افسران کو موردالزام ٹھہرائے گی؟ میری گزارش یہ ہے کہ وزیر داخلہ صاحب یہ انکوائری خود اپنے ذرائع سے کرائیں اور اس ایوان کے وہاں کے ممبران کو اس میں شامل کریں تاکہ اس کا سدباب ہو کیونکہ یہ ایک دن کا مسئلہ نہیں ہے۔ وہاں پر ہر وقت FC raid کرتی ہے ۔ آپ کے بھی علم میں ہے۔ یہاں پر بہت سے معززین سنیٹرز حضرات کا ان علاقوں سے تعلق ہے یہ ان کے علم میں بھی ہے ۔ ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے اور ہم ہمیشہ protest کرتے رہے ہیں لیکن FC نے ہمیشہ اس کے خلاف کام کیا ہے ۔ اس کی کوشش رہتی ہے کہ گورنمنٹ اور عوام کے درمیان دوری رہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ کم از کم اس چیز کو ختم ہونا چاہیئے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کا ارشاد یہ ہے کہ جو انکوائری انہوں نے آرڈر کی ہے اس میں آپ کا خیال ہے کہ انٹیریئر کی جو کمیٹی ہے اس کے ایک دو نمائندے بھی as member بلائے جائیں ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جی ہاں سینٹ کے ممبران ہونے چاہئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جو وہ دیکھیں گے اس کو۔ دوسرا یہ تھا جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہاں پر ایک قتل ہوا ہے ۔ یقیناً" وہاں قتل کا کیس رجسٹر ہوا ہے اور مجھے خود اس چیز کا علم ہے اور جہاں تک انکوئری کا تعلق ہے میں بھی جنرل صاحب سے کہوں گا کہ اگر وہ ہمیں associate کرتے ہیں تو یہ بہتر ہو گا۔ شکریہ۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ میں اپنے تجربہ کار ساتھی گچکی صاحب کو سپورٹ کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ان کے خیالات سے اتفاق کرتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ منصف بھی وہی ، قاتل بھی وہی وہ کیا انصاف کریں گے۔ جب تک ہاؤس کے کسی آدمی کو ساتھ نہ لگایا جائے اس وقت تک انصاف کا تقاضا پورا نہیں ہوتا۔

سید احسان شاہ۔ جناب میری گزارش یہ ہے کہ اس ہاؤس کی ایک مجلس قائمہ ہے جو وزارت داخلہ کی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اس علاقے سے ایک ممبر میں ہوں اور منظور گچکی صاحب بھی اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اس انکوائری میں ہمیں کیوں شامل نہیں کرتے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ان کو جواب دینے دو کیونکہ وہ جواب دینے کیلئے

تھے۔ آپ نے ان کو روک لیا۔ جی ڈاکٹر صاحب آپ ارشاد فرمائیے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب میں بھی اس معزز ایوان کی توجہ اس

ں طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جناب والا! یہ بلوچستان میں کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ

بلوچستان کے عوام FC اور Coastal Guard سے بیزار ہیں۔ یہ جناب صرف مکران اور

ں کا مسئلہ نہیں ہے۔ ژوب کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مجموعی طور پر سارے بلوچستان کے

ں دہشت گردی اور ظلم سے بیزار ہیں۔ جناب وہاں اتنی سنگینی ہے کہ بلوچستان کے عوام

کے لئے تیار ہیں۔ 15 تاریخ کو سارے مکران ڈویژن میں ہڑتال ہو رہی ہے۔ جناب یہ

کافی نہیں ہے کہ انکوائری ہو رہی ہے اس طرح کی باتیں پہلے بھی اس ایوان میں ہوتی

۔ اسی معزز ایوان میں یہاں تک کہا گیا کہ بلوچستان میں روزگار کا مسئلہ ہے۔ کارخانے

ں۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ وہاں ایک کمبل اور ڈنر سیٹ کی اجازت ہے۔ عملاً وہاں یہ ہو رہا

وں کی تلاشی ہو رہی ہے اور نارکوٹکس کے نام پہ یا نشہ آور چیزوں کے نام پہ وہاں

م کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ میں آپ کی توجہ اس طرف بھی دلانا چاہتا ہوں کہ

پاکستان میں کہیں بھی بسوں کی تلاشی لی جاتی ہے؟ کیا پنجاب مے بارڈر نہیں ہیں؟

ڈر کے ساتھ نہیں ہے؟ اور صوبہ سرحد بارڈر کے ساتھ نہیں ہے؟ صرف بلوچستان کے لوگ

۔ اتھل میں جب بس آ جاتی ہے وہاں دو دو گھنٹے لوگوں کی تلاشی لی جاتی ہے۔ یہ طریقہ

معزز شہریوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جائے۔ کیا یہ ناروا سلوک نہیں ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سمجھ

ن ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب میری تجویز یہ ہے کہ اس معزز ایوان کی ایک با اختیار

کی تحقیقات کرے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ تو بات آ گئی ناں جناب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ایک با اختیار کمیٹی اس کی تحقیقات کرے۔ اور اس کا ازالہ

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ظفر صاحب۔

جناب محمد ظفر۔ شکریہ جناب۔ میں تو بڑی ہلکی پھلکی بات کرنا چاہتا تھا ماحول
ذرا گھمبیر ہو گیا ہے coming back to that lighter side, Sir وہ بات ہو رہی تھی پی آئی
کی کہ یہاں flights نہیں آ رہیں۔ کوئٹہ سے فلائٹس نہیں آ رہی ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ایک
فلائٹ نہیں آئی تو بات ہاؤس میں آ گئی ہے یہ بات پہلے بھی ہم ہاؤس میں لائے تھے ک
لاہور سے connected نہیں۔ ملک صاحب جانتے ہیں۔ ملک صاحب کو اگر کبھی کوئٹہ سے لاہور
یا لاہور سے کوئٹہ جانا ہو تو انہیں اس تکلیف کا احساس ہو گا۔ اب چونکہ بات پی آئی اے
رہی تھی تو اس لئے میں پھر آپ سے گزارش کروں گا حضور کہ کوئٹہ بھی ایک دارالخلافہ ۔
لاہور بھی ہے please treat them equally, connect Quetta with Lahore۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اس کو proper طریقے سے لائیے گا اس کا ع
علم ہے یہ واقعی تکلیف ہے ۔ یہ میرے ذہن میں بھی ہے اس پہ ہم سب بات کریں ۔
تشریف رکھیں۔ میاں صاحب نے بھی کہہ دیا ہے انہوں نے بھجوا دیا ہے پتہ کرنے کے
ابھی آ جائیں گے وہ بتا دیں گے۔

Now I will request General Sahib,

کہ جو ابھی پوائنٹ اٹھایا ہے گچکی صاحب نے اس کے بارے میں تسلی کرا دیں ذرا as
inquiries are concerned۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ خان بابر۔ اس کے دو aspects ہیں ۔ n't
بات یہ ہے کہ open new avenues.

...t judicial inquiry which is joint, be completed, we will bring it before the ... If they are not satisfied then we can take to the Senate Committee on ... It can then be discussed threadbare over there. I am not trying to hide ...g but the fact is you cannot investigate.......

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کب تک وہ آپ کی انکوائری complete ہو
میں آئے گی؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I will talk to the Governer tonight, I don't think he should take too long.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دیکھیں ناں جی

because you have to satisfy the members.

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: Absolutely.

Mr. Acting Chairman: The entire House must know and specially the members of Balochistan.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No, I also express my displeasure to the IG FC, because this is not the first time. I am aware of that and I am fully responsible because the fact is, the Narcotics Force and the Frontier Corps are both my subordinates. So, therefore when I speak, I speak with responsibility. And I told them, I said we cannot leave it like this and one has to follow the laws of the land.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں جی ہو گئی بات جی۔ مولانا صاحب ہم وقت ضائع کر رہے ہیں پوائنٹ آف آرڈر پہ۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب چیئرمین صاحب میں ایک ضروری بات کی طرف وزیر داخلہ صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں چونکہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

(مداخلت)

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب میرا مطلب یہ ہے کہ وزیر داخلہ صاحب نے جو ابھی انکوائری بٹھائی ہے یہ ہمیں surety دیں اس ہاؤس میں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ دے رہے ہیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ نہیں دے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ انہوں نے کہا ہے .I am personally responsible۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ آپ میری گزارش سن لیں ہمارے غریب لوگوں کے گھروں میں گھس کر وہ تلاشیاں لیتے ہیں قتل و غارت ہوتا ہے اس سے ناجائز سیاسی فائدہ اٹھاتے ہیں یہ ہمیں assure کرا دیں کہ وہاں پر جتنے بھی -----

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مندوخیل صاحب میری بات سنیں۔ آپ ہیں احسان شاہ صاحب ہیں گیلانی صاحب ہیں انہوں نے floor of the House پر کہا کہ I am personally responsible اور میں ذمہ دار ہوں کہ اس ہاؤس میں یہ رپورٹ آئے گی۔ اور آپ کو پیش کی جائے گی اگر نہیں ہوتی پھر بات کریں گے انہوں نے کہہ دیا ہے۔ میں وزیر داخلہ کی assurance کے بعد اس مسئلے کو ختم کرتا ہوں۔ جی مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب چیئرمین صاحب ذرا وزیر داخلہ صاحب کو بھی متوجہ کرا دیں کیونکہ اس معاملے کا تعلق اس ایوان کے استحقاق سے بھی ہے اور یہاں ہم مسائل اس لئے اٹھاتے ہیں کہ کچھ اس کا جواب آئے۔ یہاں ایک مسئلہ ہم نے دو دفعہ اٹھایا تھا پہلے تقریباً ڈیڑھ سال سے ہم اٹھا رہے ہیں کہ یہاں پاکستانی معزز شہریوں کا ایک تبلیغی وفد سوڈان سے گیا پچھلے سال اکتوبر میں اریٹیریا میں داخل ہوا اور وہ ابھی تک لاپتہ ہے پھر جنرل صاحب نے فرمایا تھا کہ میں اس معاملے کا وزیر خارجہ سے بات کرکے ۱۵ دن کے اندر اندر جواب دے دوں گا اس کو بھی چھ مہینے ہو گئے۔ جناب چیئرمین! اگر یہ انسانی ہمدردی کے ناتے سے بھی سوچیں تو ان کا انہیں پتہ چلانا چاہیے۔ اس عید پر بھی ان کے گھروں میں رویا پیٹا گیا ہے۔ ان کے لواحقین عید کے بعد میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں صرف ایک بار اس بات کا پتہ چل جائے کہ وہ زندہ ہیں یا مر گئے ہیں۔ اگر وہ مر گئے ہیں تو روز روز کے رونے سے بہتر ہے کہ ایک دفعہ ہی رو لیں۔

(مداخلت)

مولانا سمیع الحق۔ جناب والا! ایک تو اراکین وزیر داخلہ صاحب کو فارغ نہیں

چھوڑتے ہیں اس لئے وہ ہماری بات کیسے سنیں گے۔ سارا ایوان ان کے ارد گرد جمع ہے۔ ملک قاسم صاحب بھی ان کی محبت میں ان کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔

میں عرض کرتاہوں کہ ایک ایک شہری کے لئے پوری دنیا کیا کچھ کرتی ہے۔ ادھر ہمارے شہری ڈیڑھ سال سے غائب ہیں۔ ان کے گھروں میں ماتم ہو رہا ہے۔ وہ لوگ تبلیغ جیسے مقدس کام کے لئے وہاں گئے تھے۔ آج تک ان کے بارے میں ان کے لواحقین کو کچھ علم نہیں ہے کہ وہ زندہ ہیں یا مر گئے ہیں جس کی وجہ سے ان کے گھروں میں روز ماتم ہوتاہے۔ جب میں نے یہ مسئلہ ہاؤس میں اٹھایا تھا تو اس کے بارے میں وزیر صاحب نے کہا تھا کہ حکومت پوری انکوائری کر رہی ہے۔ ایوان میں کہا تھا کہ مجھے مطمئن کیا جائے گا۔ یہ لوگ visa حاصل کر کے غالباً اکتوبر کے آخر میں گئے تھے۔ اس بات کو ڈیڑھ سال ہوگیا ہے۔ اس لئے میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ حکومت کیسی غفلت میں مبتلا ہے کہ اپنے ان شہریوں کا پتہ نہیں لگا سکتی ہے کہ وہ مر گئے ہیں یا جیل میں ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ملک قاسم صاحب۔

ملک محمد قاسم۔ جناب والا! پہلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ کراچی situation پہ بحث کریں گے۔

(مداخلت)

مولانا سمیع الحق۔ جناب والا! پہلے میری بات کا جواب دیا جائے۔

(مداخلت)

ملک محمد قاسم۔ میری بات تو سنیں۔ میں آپ کو جواب دے رہا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مولانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ وہ آپ کو جواب دینا چاہتے ہیں اور وہ جواب دے رہے ہیں۔

حاجی عبدالرحمان۔ جناب والا! پہلے اس مسئلہ کا جواب دیا جائے جس کے بارے میں مولانا سمیع الحق نے ارشاد فرمایا ہے۔

(مداخلت)

Malik Muhammad Qasim: I had personally about four or five days ago, inquired from the Foreign Office as to the fate of the people about whom Maulana as well as Abdur Rehman are talking about who had gone to Irriteria and then they had gone to Sudan. Our officials from Saudi Arabia had also gone. They are still inquiring. They are in the difficulty because the Sudanese say that none of these people has crossed the border where as the other people say they had origininally gone. They say that they had crossed the border and we are making inquiries into it. It is a very difficult job to do and my submission is that now Prof. Sahib should be asked to move about the ....

Mr. Acting Chairman: Let me come on item No.2.

مولانا سمیع الحق۔ جناب والا! ہماری حکومت تو ابھی انکوائری کروا رہی ہے جب کہ امریکہ کی حکومت اپنے شہریوں کے قاتلوں کو دو دن میں گرفتار کروا سکتی ہے۔ اپنے حقوق کے لئے لڑ سکتی ہے۔ رمزی یوسف کو لے جا سکتی ہے۔ لیکن ہم اپنے پر امن شہریوں کی گمشدگی کا پتہ نہیں لگا سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ اس کو properly move کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔

مولانا سمیع الحق۔ وہ ملک تو اپنے شہریوں کے لئے لڑ رہے ہیں لیکن یہ صورت حال ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ ہم امریکہ کے غلام بن کر رہیں گے؟ ۔ اپنے شہریوں کا ہمارے پاس کوئی تحفظ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں۔

حاجی عبدالرحمان ۔ ہمارے ملک کے شہری لا پتہ ہیں اور ان کا کوئی پتہ نہیں لگایا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ عبدالرحمان صاحب ۔ تشریف رکھیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام چیئرمین - Let me proceed with the agenda ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب والا! آپ میرے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں۔ میں کوئی زیادتی نہیں کر رہا ہوں ۔ آپ اس کو properly move کریں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ مولانا صاحب ۔ میں نے کہا ہے کہ آپ اسے properly move کریں ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین ! یہ جو معاملہ مولانا سمیع الحق صاحب نے اٹھایا ہے' یہ پہلے دونوں side سے دیگر اراکین نے بھی اٹھایا تھا ۔ یہ معاملہ پاکستان کے شہریوں کا معاملہ ہے۔ یہ شہری ایک دوسرے ملک میں گئے ہیں اور وہاں وہ لا پتہ ہیں ۔ وہ جیل میں ہیں یا انہیں مار دیا گیا ہے۔ دونوں صورتوں میں کم از کم اس بات کا علم تو ہونا چاہیئے ۔ اب آپ دیکھیں کہ امریکہ کے دو آدمی مارے گئے ۔ ان کے بارے میں وہاں سے اس قدر شور و غوغا اٹھا کہ انہوں نے قاتل کا پتہ چلانے والے شخص کا محض clue لگانے پر چھ کروڑ روپے کا انعام رکھا ہے۔ وہ صرف اتنا بتا دے کہ ان شہریوں کو کس نے مارا ہے ۔ ان کی تین ٹیمیں یہاں آ گئی ہیں۔ FBI بیٹھی ہوئی ہے۔ دوسرے لوگ انکوائری کر رہے ہیں۔ لیکن ہماری بے حسی کا عالم یہ ہے کہ سال ' ڈیڑھ سال سے اپنے گمشدہ شہریوں کے بارے میں اس ایوان میں چیخا چلایا جا رہا ہے اور حکومت صرف یہ جواب دے رہی ہے کہ چونکہ سوڈان میں ہمارا سفارت خانہ یا سفیر نہیں ہے۔ اس لئے پتہ نہیں چل سکا ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کچھ تو پتہ چل سکتا ہے تا کہ ان کو یہ پتہ لگے ۔ کوئی اپنے طور پہ انکوائری کرے۔ گورنمنٹ پریشر کرے۔ کوئی ایسی صورت پیدا کریں جس سے علم ہو جائے لیکن اپنے لوگوں کے بارے میں بےحسی کا یہ عالم ہو گا۔ تو دوسرے لوگ ہمارے لوگوں کے بارے میں کیا Value متعین کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کی یہ بات درست ہے ۔ میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ انہیں بات کرنے دیں۔

پروفیسر این۔ڈی۔خان۔ جناب چیئرمین یہ بات جو مولانا سمیع الحق صاحب نے اٹھائی ہے۔ اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے follow up کیا ہے۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔ اور اس سے پہلے یہ معاملہ قومی اسمبلی کے فلور پر بھی آیا تھا۔ اور مجھے یاد ہے کہ جو اس وقت صورت حال تھی اس سے قومی اسمبلی کو باخبر کیا تھا۔ اور ممبر مطمئن تھے۔ میں آپ کو گورنمنٹ کی جانب سے یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ آپ ہمیں ایک ہفتے کا وقت دیں۔ چونکہ up -dated پوزیشن ہمیں سفارت کاروں سے پھر معلوم کرنی پڑے گی۔ حکومت ہر معاملے کو اہمیت دیتی ہے ایسا نہیں ہے کہ آپ اسے اہمیت دے رہے ہیں اور ہم اسے اہمیت نہیں دے رہے لیکن اس کا موازنہ سفارت کاروں کے معاملات سے کرنا درست نہیں ہے۔ لیکن جو بھی up-dated پوزیشن ہے میں فلور پر آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ خان صاحب میں آپ سے ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ اس سیشن میں ہمیں بتائیں گے۔جو رواں سیشن چل رہا ہے۔

پروفیسر این۔ڈی۔خان۔ جی اسی رواں سیشن میں ۔ کیونکہ مجھے پتہ ہے اس سلسلے میں فارن آفس نے کافی exercise کی ہے۔ اور نیشنل اسمبلی کے فلور پر ہم نے جواب دیا تھا۔

جناب قائمقام چیئرمین ۔ مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ اس سیشن میں جواب دیں گے۔ قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ میں اس سلسلے میں این ڈی خان صاحب کی معلومات میں کچھ اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ مسئلہ سوڈان سے متعلق نہیں ہے۔ یہ اریٹیریا سے متعلق ہے۔ اور جہاں سے وہ تبلیغی جماعت کے لوگ گئے ہیں۔ وہاں پر ان کے بسترے پڑے ہوئے تھے۔ جس مسجد میں وہ ٹھہرے ہوئے تھے ۔ اس مسجد میں ان کے بستر پڑے ہوئے ہیں۔ وہاں سے انہیں غائب کر دیا گیا ہے ۔ اور اریٹیریا کی حکومت نے انہیں غائب کیا ہے۔ اس لئے یہ بالکل واضح ہے کہ اریٹیریا کی حکومت اس بات کی ذمہ دار ہے۔ وہاں پر ان کا جانا اور ان کا ٹھہرنا confirm ہے خود تبلیغی

جماعت کا اریٹیریا میں مرکز ہے۔ جہاں سے ان کو غائب کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ سوڈان کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ اریٹیریا کا ہے۔ اور یہ ایک سنجیدہ سفارتی مسئلہ ہے۔

پروفیسر این۔ڈی۔خان۔ محترم قاضی صاحب نے جو بات اٹھائی ہے میں اس کو بالکل اہمیت دیتے ہوئے پھر گورنمنٹ کی طرف سے اس یقین دہانی کو دہرانا چاہتا ہوں۔

Within a week time I will give you the up-dated position and you will be then satisfied

Mr Acting Chairman: Thank you very much. Now shall I proceed on? Thank you, Privilege Motion No.15.Prof.Khurshid.Ahmed Sahib.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین صاحب آپ مجھے اجازت دیں تو میں یہ عرض کروں کہ آج ایک نشست ہوئی تھی جس میں اپوزیشن اورگورنمنٹ دونوں کے نمائندوں نے گفتگو کرنے کے بعد یہ بات طے کی تھی کہ نارمل بزنس کی بجائے آج کا سارا وقت ہم کراچی کے حالات کے اوپر debate کریں گے جہاں صورت حال روز بروز سنگین ہو رہی ہے۔ اس پر اتفاق رائے سارا ہو گیا تھا۔ آج ہم نارمل ایجنڈا کی کوئی اور چیز نہیں لے رہے ہیں۔ آپ مجھے موقع دیں۔ میں ۱۲ اور ۲۶۲ کے تحت جس move کے تحت آپ کو پیش کیا ہے۔ اسے formally introduce کروں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بجا۔ اجازت ہے۔ move کر لیں۔ ملک صاحب۔

Prof. Khurshid Ahmed: I beg to move that the Senate ma consider serious law and order situation in Karachi and its political, economi moral and strategic consequences. I further move that under rule 236 th condition for notice etc. may kindly be waived and discussion on this taken u forthwith.

Mian Raza Rabbani: It was agreed that a general discussic would take place

Mr. Acting Chairman: I think he is coming on that point.

(interruption)

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Also, Sir, the normal business of the House should be suspended, as the normal business of the House is the Private Member's business. So, this should be included in the motion.

Prof. Khurshid Ahmed: First please seek the formal leave of the House.

جناب قائم مقام چیرمین، اجازت ہے جی۔آپ نے موو کر دیا۔

پروفیسر خورشید احمد، جی۔

Mr. Acting Chairman: It has been moved by Senator Prof. Khurshid Ahmed that under Rule 236 the requirement of rules regarding notice, ballot, etc. be dispensed with to move the following motion :

The Senate may consider serious law and order situation in Karachi and its political, economic and moral and strategic consequences.

(The motion was adopted)

Mr. Acting Chairman: The motion is carried.

(interruption)

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the normal business of the House has not been suspended.

Mr. Acting Chairman: Suspended.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Then that should be put to vote of the House.

Mr. Acting Chairman: I said, the normal business of the House should be suspended, dispensed with.

Prof. Khurshid Ahmed: Yes, please.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: I have given the floor to Prof. Khurshid Ahmed Sahib,

پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین، کراچی کے مسئلے پر --------

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر صاحب، ذرا سنئے گا مہربانی فرما کر۔ ملک صاحب، میاں صاحب، چلنے دیں کراچی پر۔ پروفیسر صاحب کو میں نے فلور دیا ہوا ہے۔ جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد، ڈاکٹر صاحب کیا فرما رہے ہیں؟

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، پروفیسر صاحب، جناب میں نے فلور آپ کو دیا ہوا ہے۔ آپ کراچی پر بات کریں۔

DISCUSSION ON THE SERIOUS LAW AND ORDER SITUATION IN KARACHI.

پروفیسر خورشید احمد، بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ جناب میں آپ کی اور ایوان کی توجہ کا طالب ہوں ۔ یہ کراچی کا مسئلہ اس وقت غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے ۔ بلاشبہ اس کے اوپر اس سے پہلے بھی اس ایوان میں گفتگو ہوئی ہے اور میں کوئی لمبی تقریر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس وقت جو صورتحال کراچی میں ہے اور اس کے جو اثرات پورے ملک پر بلکہ بین الاقوامی طور پر رونما ہو رہے ہیں ۔ اس پس منظر میں یہ ایوان پوری ------

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ملک صاحب، کراچی پر تقریر ہو رہی ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

پروفیسر خورشید احمد، ملک صاحب لیڈر آف دی ہاؤس ہیں ۔ ان سے بات چیت ہو گئی ہے ۔ ڈاکٹر صاحب کو ٹانگ نہیں اڑانی چاہئیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، چلیئے جی ۔ پروفیسر صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد، جناب والا، میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کراچی کے مسئلے کی اہمیت اور خصوصیت سے جو اس وقت صورتحال ہے اس کے پیش نظر اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ یہ ایوان کوئی مثبت اقدام کرے ۔ اس وقت آگ لگی ہوئی ہے ۔ جو فضا شہر کے اندر ہے اور اس کے اثرات پورے پاکستان پر پڑ رہے ہیں ۔

Mr. Acting Chairman: please order in the House.

میں حکومت کے وزراء صاحبان سے گزارش کرتا ہوں کہ جس صورت میں چیئر نے فلور ایک ممبر کو دیا ہے ۔ I think order should be maintained in the House. Thank you very much. -

پروفیسر خورشید احمد، میں تو ضرور بولوں گا مگر آداب کا کچھ خیال رکھنا چاہئیے اس ایوان کے اندر ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی جناب جواد ہادی صاحب ۔

سید محمد جواد ہادی ، جناب، آپ دیکھ رہے ہیں کہ قائد ایوان، دیگر وزراء اور حزب اقتدار سے جن کا تعلق ہے وہ ایوان کے نظام کو کس طرح درہم برہم کررہے ہیں ۔ وہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے ہیں ۔ بس ایک رسم پڑی ہے کراچی پر بات کرنا ۔ نہ اس مسئلے پر کوئی عملی اقدام کا کوئی ارادہ ہے اور نہ اس کو کوئی اہمیت دے رہے ہیں ۔ ان کے رویئے سے پتہ چل رہا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ شکریہ تشریف رکھیں جی جناب سردار بشیر صاحب point of order جی۔

سردار بشیر خان ترین ۔ جناب والا یہ کیا بات ہے کہ پاکستان کے نامور وکیل اس

وقت ہاؤس کا خیال نہیں رکھ رہے ہیں ۔ جس میں وزیر قانون بھی ہے، بیرسٹر صاحب بھی ہیں۔ دوسرے بیرسٹر صاحب بھی ہیں آپ ذرا دیکھ تو لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں نے دیکھ لیا ہے جی میاں صاحب کو بھی ارشاد فرما دیا ہے ٹھیک ہے جی۔ جناب پروفیسر صاحب آپ جاری رکھیں جی۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا مجھے بڑا دکھ ہے کہ ایوان کی جو فضا اس وقت بن گئی ہے وہ کسی سنجیدہ مسئلے پر بات کرنے کے لئے نہیں معلوم ہوتی ہے ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ پروفیسر صاحب تشریف رکھیں میں دیکھ رہا ہوں ۔ اتنے بے صبرے نہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں ہر چیز کو۔

(مداخلت)

جناب قائمقام چیئرمین ۔ مہربانی کریں سردار صاحب تشریف رکھیں ۔ جی جناب پروفیسر صاحب جاری رکھیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین میرے خیال میں اب اذان بھی ہونے والی ہے۔

Mr. Acting Chairman: I, will again, you see, request everybody to maintain order in the House, otherwise I may not be compelled to take some action. Thank you very much.

پروفیسر خورشید۔ شکریہ جناب چیئرمین----

(مغرب کی اذان کی آواز سنائی دی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نماز مغرب کے لئے بیس منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کرتے ہیں۔

[The House then adjourned for prayers.]

[The House is re-assembled after interval Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair]

جناب قائم مقام چیئرمین: السلام علیکم۔ میں -----

پروفیسر خورشید احمد۔ کم از کم ٹوکن وزیر تو آجانے دیں۔ کوئی بھی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ہاں میں بھی یہی دیکھ رہا تھا۔ ایک تو بھنڈر صاحب میں گزارش کرنا چاہتا تھا۔ یحییٰ بختیار صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ اگر تقاریر لمبی ہوگئیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ٹائم فکس ہو جائے تو بہتر ہے۔ آپ کی صلاح سے' آپ کے مشورے سے' ملک صاحب اگر مقرر حضرات کا وقت مقرر کر لیا جائے کہ دس منٹ بولنا ہے' پندرہ منٹ بولنا ہے' بارہ منٹ بولنا ہے' میاں صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ سر پہلے اگر نام لے لیں تو بہتر ہے۔ جس جس نے بولنا ہے اگر وہ نام لے لیں تو بہتر ہے۔ اور آپ کو regulate کرنے میں آسانی رہے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا کراچی کے حالات پر بحث آج ختم کرنی ہے' یا آگے چلانی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اسے شروع کرتے ہیں جناب چیئرمین اس کے بعد دیکھتے ہیں کہ کتنے لوگ بولنا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ لوگوں کو موقع ملنا چاہیئے۔ دس منٹ دیں' یا پندرہ منٹ دیں لیکن موقع ملنا چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں میں نے گزارش کی ہے اور میں نے ہاؤس کا consensus معلوم کیا ہے۔ اگر آج مسئلہ سارا دن چلنا ہے' جو بھی وقت ہے گھنٹہ ہے ڈیڑھ گھنٹہ ہے۔ اس کو آج ختم کرنا ہے تو وقت مقرر کرنا پڑے گا۔ مقررین زیادہ ہیں اور اگر اس کو آگے لے چلنا ہے تو آپ کی مرضی ہے۔

میاں رضا ربانی۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ either way because آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور پھر یہ اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر چلا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ تو آپ جیسے چاہیں گے ویسے ہی ہوگا۔ وہ تو ہاؤس

جیسے چاہے گا ویسے ہو گا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ گزارش یہ ہے کہ جہاں تک پرائیویٹ ممبرز بزنس کا تعلق ہے وہ تو پہلے ہی بہت suffer کر رہا ہے۔ہم نے جو موشنز دی ہوئی ہیں یا بل موو کئے ہوئے ہیں وہ چھ چھ مہینے پہلے کے موو کئے ہوئے ہیں اور جب بھی ٹرن آتی ہے unfortunately زیادہ اہم معاملہ آ جاتا ہے اور ہم اس کی مخالفت نہیں کرتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بس ٹھیک ہے ہو گیا۔ ربانی صاحب

میاں رضا ربانی۔ ایک ٹیکنکل پرابلم اس میں یہ آئے گی کہ next working day کے اوپر Persident کا ایڈریس ہے اور یہ بات پریذیڈنٹ ایڈریس میں تو ہو سکتی ہے بالکل وہ ساری کی ساری بات ہو سکتی ہے لیکن ہم نے جو ابھی رولز suspend کر کے کیا ہے۔ وہ اگلے کام کے دن ممکن نہیں ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ اس کو چیمبر میں ڈسکس کر لیں گے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی جناب پروفیسر۔

میاں رضا ربانی۔ ایک منٹ چیئرمین صاحب آپ نے فرمایا تھا فلائٹس کا پتہ کرنے کا تو وہ میں نے ابھی ڈیفنس سیکرٹری سے پتہ کیا ہے ۔

جناب قائمقام چیئرمین۔ وہ نہیں ہیں ۔

میاں رضا ربانی ۔ جی ہاں

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ آنے دیں ان کو پھر بات کر لیں گے۔ جی جناب پروفیسر صاحب۔

میاں رضا ربانی۔ جناب آپ نے flights کے بارے میں پتہ کرنے کا فرمایا تھا ' وہ میں نے ابھی Defence Secretary سے پتہ کیا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ وہ تینوں حضرات نہیں ہیں ۔ ان کو آنے دیں پھر بات کر لیں گے ۔ جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین میں آپ کا اور ایوان کا ممنون ہوں کہ اس نے اس تحریک کو اولیت دی ' حقیقت یہ ہے کہ یہ فوقیت کی مستحق تھی اور ہے ۔ جو صورتحال اس وقت کراچی کی ہے ' پوری قوم کا اور خصوصاً سینیٹ اور اسمبلی کا ' میں سمجھتا ہوں کہ یہ فرض ہے کہ وہ اس معاملے میں initiative لے اور حالات کو جلد از جلد سنبھالنے کی کوشش کرے ۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ کسی ایک پارٹی کا نہیں ہے ' چونکہ حکومت اس وقت ذمہ دار ہے ' بلاشبہ ہمیں اس کا احتساب بھی کرنا پڑتا ہے اور تنقید بھی کریں گے ۔لیکن ہم اسے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان فٹ بال نہیں بنانا چاہتے ' ہم چاہتے ہیں کہ مسئلہ حل ہو اور وہ چیز جو اس ملک کے مفاد میں ہے ' اس امت کے مفاد میں ہے ' اسے حاصل کیا جائے۔ جناب والا ! ویسے کراچی میں خون آٹھ سال سے بہہ رہا ہے ' آگ لگی ہوئی ہے لیکن پچھلے چند مہینوں میں جو تبدیلیاں آئی ہیں انہیں بلاشبہ آپ qualitative change کہہ سکتے ہیں اور اس سے دراصل یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ اب معاملات کس رُخ پر جا رہے ہیں ۔ محمد صلاح الدین صاحب کی شہادت ' یہ ایک qualitative development تھا جس میں مسئلہ کو internationalize کرنے کے لئے یہ اقدام کیا گیا ۔ پھر اس کے بعد دو بیرونی سفارت کاروں کا مارا جانا ' اور پھر کل جناب پیر پگارا صاحب کے مکان پر میزائل سے حملہ ۔ میری نگاہ میں یہ تمام چیزیں qualitative development نوعیت کی ہیں اور ان سے کراچی کا مسئلہ بالکل ایک نئی dimension کی طرف جا رہا ہے ۔ تو خدا کے لئے اس کو be little نہ کیجئے ۔ مجھے دکھ ہوتا ہے کہ بڑے ذمہ دار افراد محض بیرونی سامعین کو خوش کرنے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ کراچی کے کچھ حصے میں گڑبڑ ہے باقی جگہ پر نہیں ہے ' سب کام ٹھیک چل رہا ہے ۔ یہ رویہ بڑا غلط ہے ' یہ ہمارے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے ۔ یہ بہت ہی casual بات ہے جو حکومت کے ذمہ داروں کو سوٹ نہیں کرتی ۔

جناب والا ! میں بہت مختصراً ' بہت متعین انداز میں اپنی بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔ میں نے حالات کا تجزیہ کیا ہے ' اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کراچی کے مسئلہ کو چار نکات کے اندر رکھا جا سکتا ہے ۔ میری نگاہ میں پہلا نکتہ یہ ہے کہ کراچی میں اور خود صوبہ سندھ میں ' سیاسی اور معاشی احساس محرومی جو محض تصوراتی نہیں ہے بلکہ حقائق پر مبنی ہے لیکن یہ سیاسی اور معاشی احساس محرومی ہے جس نے grass root پر مسائل پیدا کئے ہیں اور جس

کی بنا پر آج ہم کہاں تک پہنچ گئے ہیں ۔ دوسری چیز جان و مال کا عدم تحفظ ' law and order machinery کا break-down ' اور مجھے یہ بات کہنے کی اجازت دیجئیے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسا کہ عملاً terrorists کی حکومت ہے ' حکومت غیر موثر ہے ' آپ ان کے بیانات پڑھ لیجئے ہر ایک یہ کہہ رہا ہے کہ بس بیرونی ہاتھ ہے اور ہم ابھی قابو پا لیں گے ' ہمیں پندرہ دن چاہییں' ہمیں سات دن چاہییں ۔ جناب والا پندرہ مہینے اس حکومت کو گزر گئے ہیں اور بیس مہینے پچھلی حکومت نے گزارے ' لیکن حالات کو کوئی قابو میں نہیں لا سکا ۔ بیرونی ہاتھ ضرور ہوگا لیکن میں صاف کہنا چاہتا ہوں کہ جو حکومت ایسے بیرونی ہاتھ کو پکڑنے اور کاٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ' جو اس طرح ملک میں کشت و خون برپا کر رہا ہے ' وہ حکومت پھر حکمرانی کا حق کھو دیتی ہے ۔ دوسری بنیادی چیز insecurity of life ہے ' law and order کا نظام lapse ہو جاتا ہے۔

تیسری جناب والا یہ ہے کہ آج کراچی کی تحریک مایوسی ' بے اطمینانی frustration اور desperation کی حد تک پہنچ گئے ہیں 'لوگ امید کا دامن چھوڑتے نظر آ رہے ہیں ۔ اور چوتھی چیز جسے میں نے پہلی مرتبہ محسوس کیا ہے آٹھ سالوں میں اور جمہوریت کے لیے بڑی خطر ناک ہے 'وہ یہ ہے کہ آج کراچی کے لوگ اپنے آپ کو تنہا محسوس کررہے ہیں وہ isolation محسوس کر رہے ہیں گویا کہ ان کو اس مصیبت میں ڈال دیا گیا ہے اور باقی پورے ملک کو ان کی فکر نہیں ہے ۔

جناب والا 'یہ بڑا ہی خطرناک معاملہ ہے اگر یہ نفسیاتی کیفیت ملک کے ایک اہم ترین حصے میں رو نما ہوتی ہے تو خدا کے لئے سمجھ لیجئے کہ اس کے consequences ملک کی سلامتی کے وپر ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ آج کراچی کو ایشاء کا سب سے زیادہ غیر محفوظ شہر کہا جارہا ہے ۔ یہ الفاظ بیرونی میڈیا صبح شام استعمال کررہا ہے آپ فارن انوسٹمنٹ کی باتیں کررہے ہں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں اس کی بنا پر ہماری سبکی ہو رہی ہے تو یہ چاروں وہ سائل ہیں جن کو سامنے رکھ کر آپ کو مسائل کا حل نکالنا ہے میں اس کے لئے جناب والا ' جائے اس کے کہ واقعات بیان کروں جو اس سے پہلے بار بار یہاں آ چکے ہیں ۔ سچی بات یہ ہے لہ آج تو ہمارے آنسو بھی خشک ہو رہے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ صرف آپ کے سامنے بت تجاویز رکھوں کہ میری نگاہ میں اس مشکل سے نکلنے کا راستہ کیا ہے ۔ اور اس میں اس ایوان ں آپ کی میری سیاسی پارٹیوں کی دینی رہنماؤں کی دانشوروں کی ہمارے اہم اداروں کی کیا ذمہ

داری ہے ۔میری نگاہ میں جناب والا سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ کراچی کے لوگوں کو اس تنہائی کے احساس سے بچائیے ۔ کراچی کے لوگوں میں اگر یہ احساس آگے بڑھتا ہے اور وہ اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ باقی ملک ہم میں دلچسپی نہیں لے رہا ہے تو خدا را اس کے جو نتائج نکل سکتے ہیں وہ ہم ۱۹۷۰ اور ۱۹۷۱ میں دیکھ چکے ہیں ۔اپنی تاریخ سے سبق سیکھئیے ۔اس لئے پہلی چیز یہ ہے کہ ان کو isolate نہ ہونے دیں ان کو frustrate نہ ہونے دیجئے ان کے desparation کو روکئے اور ان کے ساتھ یکجہتی کی جائے ان کے مسئلے کو اپنا مسئلہ بنانا ان کو یہ احساس ہو کہ یہ جو خون کراچی میں بہہ رہا ہے اس کا درد اس کی کسک پورے ملک میں محسوس کی جارہی ہے ۔جو زخم بھی وہاں لگ رہا ہے اس کی ٹیس سارا ملک محسوس کررہا ہے یہ احساس اگر آپ ان کو دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم حالات کے بدلنے کی کوششوں کو کامیابی تک پہنچا سکیں گے ۔لیکن اگر ہم نے یہ راستہ اختیار نہ کیا ،بلکہ ان کے زخموں پر نمک چھڑکا ،ان کے خون کا مذاق اڑایا اس کو belittle کیا تو یہ تباہی کا راستہ ہے ۔میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ جس طرح اس سینٹ نے سندھ کے مسئلے کے لئے ایک اسپیشل سندھ کمیٹی بنائی جناب احمد میاں سومرو کی صدارت میں۔ میں چیئرمین تھا اس کی ڈرافٹنگ کمیٹی کا ۔ کئی مہینے اس کمیٹی نے شب و روز کام کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ سینٹ کی تاریخ میں سب سے اچھی رپورٹ تحقیق کے ساتھ پیش کی ۴۵ نکات جو مسئلے کے حل کے تھے مرتب کر کے بیان کئے لیکن ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ کسی حکومت نے بھی ان recommendation پر غور کرنے کی ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ آج پھر ضرورت ہے اس چیز کی ۔میں کہتا ہوں کہ سینٹ کے چیئرمین کی صدارت میں تمام پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل، تمام علاقوں کے لوگوں پر مشتمل سیاسی بھی اور مذہبی پارٹیاں بھی اور ملک کے اچھے دانشور ہم سب لوگ ایک قومی جرگہ بنا کر کراچی جائیں وہاں بیٹھیں وہاں کے لوگوں سے ملیں ان کی بات سنیں انہیں سمجھائیں اور بیٹھ کر ہم مسئلے کا کوئی حل نکالیں ۔اس سے یکجہتی پیدا ہو گی ، اس سے کراچی کے لوگوں کا باقی تمام ملک کے ساتھ تعلق گہرا ہو گا اور طرح ہم سب سر جوڑ کر ایک قومی مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

جناب والا! میری دوسری تجویز یہ ہے کہ اس وقت عملاً سندھ ایڈمنسٹریشن پر لوگوں کا اعتماد باقی نہیں رہا ہے وہ حالات قابو میں نہیں رکھے ہوئے ۔ کراچی میں سات ایجنسیز ہیں جن کے افراد کی تعداد ساڑھے چھ ہزار ہے بیس ہزار پولیس ہے چوبیس ہزار کے قریب رینجر ہے اس

پچاس ہزار کی فورس کے باوجود آپ کسی ملزم کو نہیں پکڑ سکتے ہیں دہشت گرد آتے ہیں اپنا کام کرکے چلے جاتے ہیں اور ان کی جرأت اتنی بڑھ رہی ہے کہ 5 فروری کو جب آپ کشمیر یکجہتی کا اعلان کررہے تھے انہوں نے آ کے کشمیر کیمپ کو آگ کی ہولی کھلا دی ۔ وہ مسجدوں میں آئے۔ انہوں نے مسجدوں میں تراویح پڑھنے والوں پر اور اعتکاف پر بیٹھنے والوں پرگولیاں چلائیں اور انہیں شہید کر دیا ۔ کراچی کی شاہراہ فیصل عین اسی وقت جب کہ ۹ ساڑھے ۹ کا وقت ہوتا ہے۔ وہ آتے ہیں اور غیر ملکی سفارت کار کو مار کر چلے جاتے ہیں اورکوئی ان کو پکڑنے والا نہیں ہے اور اب ایک اہم پارٹی کے قومی لیڈر کے گھر کے اوپر حملہ کرتے ہیں اور وہ ابھی تک تلاش نہیں ہوئے تو یہ انتظامیہ فیل ہوگئی ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ یہاں بھی کوئی initiative لیا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ایک کام تو یہ کرنا چاہیے کہ مرکزی حکومت کو initiative لینا چاہیے مسئلے کے سیاسی حل کے لئے ۔ یہ بات ہم نے صوبائی حکومت کو کہہ دی ہے کہ وہ پارٹیوں سے مل کر لیں ۔ یہ بات ملنے والی ہے ۔ یہ مرکز کی ذمہ داری ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ دستور بھی اس بات کو Provide کرتا ہے کہ اگر ملک کے کسی حصے میں ایسی صورت حال پیدا ہو جائے ۔ میں گورنر راج کی بات نہیں کر رہا ۔ میں کہتا ہوں کہ مرکز initiative لے مسئلے کے سیاسی حل کے لئے اور اس میں involve کرے وہاں کی تمام سیاسی پارٹیز کو ، دینی عناصر کو ، اخبارات کے ایڈیٹروں کو ، دانشوروں کو ۔ اس طرح اگر آپ کراچی میں بیٹھ کر سیاسی حل نکالنے کا کام کر سکتے ہیں۔ دوسرا جناب والا! میں صاف کہنا چاہتا ہوں کہ ایم ۔ کیو۔ ایم سندھ کی شہری آبادی کی ایک نمایاں طبقے کی نمائندگی کرتی ہے ۔ اس کی جو بھی غلطیاں اور خامیاں رہی ہیں وہ اپنی جگہ ہیں ۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہاں کی ایک سیاسی قوت ہے اور اس سیاسی قوت کو involve کرنا بہت ضروری ہے ۔ اس بناء پر جناب والا! میں اس بات کی تجویز پیش کرتا ہوں اور میں نے اس کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ مذاکرات بار بار ناکام کیوں ہو رہے ہیں؟ کہ یہ take off کیوں نہیں ہو پاتے اور اس کے اندر دونوں چیزیں ایک طرف حکومت جو سیاسی قوت زمین پر ہیں۔ ان کو recognise کر کے ، ان کے ساتھ share کرنے اور involve کرنے کے لئے تیار نہیں اور دوسری طرف مقدمات جن کا مسئلہ ایک دیوار کی طرح حائل ہو گیا ہے ۔ مجھ سے بیرسٹر خورشید صاحب نے یہ بات کہی ہے کہ ہمارے مذاکرات آگے اس لئے نہیں بن پاتے

ہیں کہ سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ مقدمات واپس لو اور یہ ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔

جناب والا! میں نے جتنا بھی اس پر غور کیا ہے ۔ میں اس کے لئے دو تجاویز پیش کرتا ہوں ۔ پہلی تجویز میں یہ رکھ رہا ہوں کہ قومی اسمبلی کے انتخابات ایم ۔ کیو ۔ ایم کے بائیکاٹ کے ماحول میں جس طرح ہوئے ۔ بلا شبہ وہ فیصلہ ایم ۔ کیو ۔ ایم کا تھا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے کسی نے کروایا تو بھی ان میں یہ اخلاقی جرأت ہونی چاہیے کہ وہ ذمہ داری قبول کریں لیکن بعض لوگوں کو کافی سزا مل چکی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کو initiative لینا چاہیئے مسلم لیگ ، جماعت اسلامی کو، جے ۔ یو ۔ پی کو ۔ یہ جو نمائندے منتخب ہوئے ہیں ۔ وہ اعلانیہ مستعفی ہوجائیں اور وہاں پر نیا انتخاب ہو ۔ تاکہ اس طرح ایم ۔ کیو ۔ ایم کو ایک موقع مل جائے، وہاں کے شہریوں کو موقع مل جائے کہ وہ جو ground realities ہیں وہ reflect ہو سکیں۔ اسمبلی کے اندر بھی اور قومی سیاست کے اندر بھی۔ دوسری میں جناب والا ! یہ تجویز دے رہا ہوں کہ مقدمات کا معاملہ ابھی کئی حیثیت سے اہم ہے ۔ ایک طرف وہ افراد خواہ ان کا تعلق سیاست سے ہو ، انتظامیہ سے ہو ، پولیس سے ہو، طلباء ہوں ، جو criminal activity میں ملوث رہے۔ ان کو لازماً قانون کے تحت سزا ملنی چاہیے لیکن جس طرح ہمارے ملک میں مقدمات کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا ہے ، جس طرح ہمارے ملک میں معصوم انسانوں پر مقدمات بنائے گئے ہیں ۔ پولیس نے انہیں involve کیا ہے ،سیاسی جماعتوں نے انہیں involve کیا ہے، حکومت نے انہیں involve کیا ہے۔ اس کی بنا پر اس پورے معاملے میں جو کہ credibility ہیں۔ وہ مجروح ہو گئی ہے۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ سپریم کورٹ یا سپریم کورٹ اور سندھ ہائی کورٹ کے مستقل سینئر تین ججوں پر مشتمل ایک ایسا ٹربیونل بنائیے جو ٹربیونل تمام مقدمات کو خواہ اس کا تعلق ایم۔ کیو۔ایم سے ہو ، یا پیپلز پارٹی سے ہو، مسلم لیگ سے ہو یا جماعت اسلامی سے ہو کسی پارٹی سے بھی ہو ۔ ان تمام کو وہ الگ الگ دیکھیں اور اگر وہ *prima facie* یہ باتیں یہ سیاسی victimization ہے ۔ ان کی کوئی نہیں ہیں اور اگر فی الحقیقت کوئی کیس ایسے ہیں کہ جن میں genuine evidence موجود ہے تو پھر وہ اہمیت دے کر غیر جانبداری سے فوری طور پر ان مقدمات کو شروع کرے اور وہ اس طرح ہو کہ صرف current میں سمجھتا ہوں کہ سیاسی لوگوں کو بھی اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے کہ ہم پر مقدمات بنائے گئے ہیں ۔ تو آئیے ہم fair trial, just trial face کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو

vindicate کریں - اس سے بھاگ جانا حل نہیں ہے - اس کے ساتھ پیش آنا اصل چیز ہے -
لیکن بلاشبہ یہ اس طرح ہونا چاہیئے کہ عدلیہ پر اعتماد ہو اور وہ ججز ہوں کہ جن کے بارے میں سب کو یقین ہو کہ وہ انصاف کریں گے - وہ کسی کا سیاسی ساتھ نہیں دیں گے - مجھے یاد ہے کہ کم از کم ایک بیان الطاف صاحب کا آیا تھا جس میں انہوں نے نام لے کر بھی کہا تھا کہ اگر حقیقت ہو تو ٹھیک ہے ہم پیش ہونے کو تیار ہیں۔ تو آئیے راستے نکالیں۔ چوتھی تجویز جو میں آپ کو دے رہا ہوں وہ یہ ہے کہ ایسا judicial tribunal بنائیے تاکہ مقدمات کا معاملہ حل ہو سکے اور اس کے بعد ایم کیو ایم سیاسی طور پر منسٹری میں آسکے ' شریک ہو سکے اور تعاون کرے -

میری پانچویں تجویز یہ ہے کہ کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن جو ہمارا بہت بڑا ادارہ ہے جو کسی طور پر صوبائی اسمبلی سے کم اہم نہیں ہے' اس کے اختیارات کو بحال کیجئے - اسے کراچی کا سپریم ادارہ ہونا چاہیئے۔KDA ہے۔ سیوریج کا نظام اس کے تحت ہونا چاہیئے - انہیں روڈ ٹیکس وصول کرنے کا حق ہونا چاہیئے' جو ان کا استحقاق ہے' جس سے ان کو محروم رکھا گیا ہے - اسکے بعد کارپوریشن کا فی الفور نیا انتخاب ہونا چاہیئے - اس طرح دراصل grass roots پر بھی قیادت ابھرے گی اور تعاون کا احساس پیدا ہوگا اور جو سیاسی محرومی ہے وہ دور ہو سکے گی - میری چھٹی تجویز یہ ہے جناب والا! کہ رینجرز ' پولیس اور انتظامیہ کی زیادتیاں ' ناانصافیاں اور جانبداری کی داستانیں کراچی میں جہاں بھی گیا ہوں ' لوگوں نے قسم کھا کر اور باقاعدہ evidence دے کر سنائی ہے کہ کس طرح ڈاکوں ' چوریوں ' کاروں کی لوٹ ' قتل ' ان تمام معاملات میں خود باوردی پولیس والے ملوث رہے ہیں - کس طرح رینجرز اس کے اندر شریک رہی - تو جناب والا! آپ کو clean کرنا ہوگا - اس کو depoliticise کرنا ہوگا - ان کے لئے پروفیشنل معیار قائم کرنا ہوگا - ان میں جو ذمہ دار رہے ہیں ان کو قرار واقعی سزائیں دینی ہوں گی اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میرٹ کی بنیاد پر آپ انتظامیہ کو خواہ وہ پولیس کا ہو ' خواہ عدلیہ ہو ' جب تک کہ آپ میرٹ کی بنیاد پر نہیں لائیں گے ' اس وقت تک آپ اس ملک کے معاملات کو ' مسائل کو حل نہیں کر سکتے - اس لئے یہ ضروری ہے کہ پارٹی مفادات سے بالا تر ہو کر کم از کم انتظامیہ کو درست کرنے کی کوشش کی جائے - یہاں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اور یہ ایک قصور ہے انتظامیہ کا کہ لوکل پولیس کے اندر لوکل لوگ ہونے چاہیئں تاکہ وہاں کی زبان سمجھیں ' وہاں کی روایات سمجھیں - علاقوں سے واقف ہوں ' کوئی شرم و حیا ہو ان میں - اور یہ ہر دور میں رہا ہے کہ

پولیس میں مقامی لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے ۔ بلا شبہ میرٹ کی بنیاد پر ' کسی اور بنیاد پر نہیں ۔ لیکن یہ حق ہے کہ شہری علاقے میں شہریوں کو اور اندرون سندھ وہاں کے لوگوں کو ترجیح دی جائے ۔ اس طرح دراصل آپ ایک خودمختار ' غیر جانبدار ' محب وطن اور دیانتدار انتظامیہ وجود میں لا سکتے ہیں ۔

میری ساتویں تجویز جناب والا! یہ ہے کہ ایک اخلاقی پروٹوکول کے طور پر یہ بات تسلیم ہونی چاہیئے کہ سندھ کے مخصوص حالات میں وزیراعلیٰ اور گورنر میں اس طرح معاملات کو ہونا چاہیئے کہ اگر ایک کا تعلق اندرون سندھ سے ہے تو دوسرے کا تعلق شہر سے ہو ۔ یہ ایک طرح کا check and balance ہوگا اور سب لوگ اس میں شامل ہوسکیں گے ۔

میری آٹھویں تجویز یہ ہے جناب والا! کہ صوبائی اسمبلی کو موثر کیا جائے ۔ اس وقت صوبائی اسمبلی عملاً معطل ہے اور اس طرح تقسیم ہے کہ شہری اور دیہی لوگوں کے درمیان کوئی interaction نہیں ہے ۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ دونوں طرف سے تعاون ہو ۔ سیاسی concurrence ہو اور کم از کم عبوری طور پر سندھ میں ایک consensus administration بنائی جائے ۔ جس میں شہری اور دیہی ' جس میں PPP اور دوسری پارٹیاں سب شریک ہوں اور مل جل کر کام چلائیں ۔

نواں مطالبہ یہ ہے جناب والا! کہ development package کا اعلان وقتاً فوقتاً ہر شخص کرتا رہا ہے ۔ سابق وزیر اعظم صاحب نے بھی کیا ۔موجودہ وزیراعظم صاحبہ بھی مسلسل تین بار اعلان کر چکی ہیں۔لیکن میری اطلاع یہ ہے کہ عملاً یہ وسائل وہاں فراہم نہیں کئے جا رہے۔ جہاں میری نگاہ میں یہ ماحول بنانے کا ' کہ بنیادی اسباب کو دور کئے بغیرآپ مسئلے کو حل نہیں کر سکتےوہاں یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کراچی کو وسائل دیں ۔ کراچی نے اس پورے ملک کی ترقی میں ایک عظیم کردار ادا کیا ہے۔ آج کراچی اگر ان وسائل کا مستحق ہے' اور آپ اسے نہیں دیں گے تو یہ انصافی ہوگی ۔ کیونکہ اس میں میرا یہ package ضروری ہے ۔

جناب والا! پھر میری دسویں تجویز یہ ہے کہ جو بنیادی مسائل جو اس وقت کراچی کے ہیں ۔ جن میں ٹرانسپورٹ کا مسئلہ ہے۔ جن میں سڑکوں کی تعمیر ہے ۔جن میں Fly over کی تعمیر ہے ۔جس میں تعلیمی اداروں کا قیام ہے ۔ جس میں تعلیمی اداروں میں اس شہر کے طلبہ کو سیٹ فراہم کرنے کا مسئلہ ہے ۔ میڈیکل' انجینئرنگ کالج میں ' universities میں ۔ روزگار کا مسئلہ

ہے۔ کراچی نے سارے ملک کے لوگوں کی خدمت کی ہے روزگار فراہم کیا ہے۔ لیکن کراچی کو 1970 کے بعد سے آج development کے سلسلے میں جو concessions ہیں۔ اس سلسلے میں تک اسے محروم رکھا گیا۔ آخر کیوں؟ اگر اس زمانے میں کراچی کی آبادی 50 لاکھ تھی اب بڑھ کر ایک کروڑ ہو چکی ہے۔ تو آپ کیا justification دیں گے۔ کیا کراچی کو آپ اس معاملے میں کیا incentive دیں گے؟ وہ incentive باہر ہونے چاہئیں تاکہ وہاں روزگار کے مواقع پیدا ہو سکیں۔ جناب والا! آخری چیز میں یہ کہوں گا کہ کراچی کے شہریوں کو تحفظ دینے کے لئے licenced اسلحہ رکھنے کا موقع دیا جائے۔ یہ discrimination کہ میاں چلو پارٹی کے جیالوں کو تو آپ دے دیں۔ اور دوسرے افراد کو نہ دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پھر illegal arms جو ہیں۔ ان کو روکنا۔ ان کے display کا جو قانون ہے۔ اسے بلا امتیاز نافذ کرنا اور انصاف کے ساتھ بروقت سزائیں دینا۔ ایسی سزائیں نہیں جیسی کہ راولپنڈی کے لوگوں کو دی جاتی ہیں۔ بلکہ وہ سزائیں جنہیں سب کہیں ہاں یہ انصاف ہے اور یہ حق ہے۔

جناب والا! وہ یہ گیارہ نکات ہیں اس frame-work کے اندر اور یہ کوئی آخری بات نہیں ہے کہ اس frame-work کے اندر ہم کراچی کے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ اگر سینٹ کے چیئرمین کی قیادت میں جرگہ کراچی ان نکات کی روشنی میں بات چیت کرے give and take کرے۔ اس کے اندر تمام علماء کو شامل کرے۔ اس لئے کہ میں ایک بار پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بلاشبہ دشمن نے اس موقع کو فرقہ وارانہ جذبات کو ابھارنے اور جذبات کی کشمکش پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا۔ لیکن الحمدللہ ہمارے علماء نے، ہماری دینی قیادت نے، ہماری سیاسی جماعتوں نے اس کو وسیع مسئلہ نہیں بننے دیا اور انہوں نے یہ کہا کہ ہمارے درمیان ایسے کوئی اختلافات نہیں ہیں۔ ہمارے درمیان کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ یہ محض دشمن ہمیں لڑوانا چاہتا ہے اور ہم نہیں لڑیں گے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں، دینی جماعتیں، تمام مکاتب فکر کے مختلف علماء یہ سب چیئرمین سینٹ کے ساتھ جائیں اور اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ نیشنل اسمبلی کو یہ کام کرنا چاہئے۔ اور مجھے علم ہے کہ نیشنل اسمبلی میں کم از کم یہ مسئلہ آیا ہے کہ کمیٹی بنے جا کر کے وہاں کام کرے۔ یہ وہ frame-work ہے جناب والا! جس سے میں سمجھتا ہوں کہ ہم کراچی کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ میں یہ تمام باتیں اس استدعا کے ساتھ آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ خدارا ان پر صرف پارٹی کے مفاد کی روشنی میں غور نہ کریں۔ کہ آج جو ہمارے گھر میں

آگ لگی ہوئی ہے ۔ اس آگ کو بجھانے کے لئے اپنے بھائیوں اوراپنی بہنوں اپنے بزرگوں اور بچوں کو بچانے کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ جناب پروفیسر صاحب۔

POINT OF ORDERS

ڈاکٹر محمد ریحان، جناب چیئرمین! آپ سے میں نے عرض کیا تھا کہ ہر سپیکر کے لئے کتنا وقت رکھا ہوا ہے ۔ اور آپ کے پاس سپیکرز کی لسٹ کتنی ہے ۔time تقسیم ہونا چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جب دوبارہ اجلاس شروع ہوا تھا تو میں نے یہاں بیٹھتے ہی اس وقت کے حاضر ممبران سے یہ گزارش کی تھی کہ time رکھیں آپ ۔ آپ اس وقت تشریف فرما نہیں تھے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان، میں ذرا جاننا چاہتا ہوں۔جناب کہ کتنا time limit ہے ہر سپیکر کے لئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ جتنا کم سے کم کر سکتے ہیں بہتر ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان، کم نہیں کچھ time limit اور یہ time تقسیم ہونا چاہیئے regulate ہونا چاہیئے جناب۔

Mian Raza Rabbani: It has always happened that whenever a debate has taken place a time limit has always been fixed. I would, therefore, suggest that a time limit be set because otherwise it would be a totally endless process.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں پندرہ منٹ رکھتا ہوں ہر ایک مقرر کے لیے ۔ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا' میں جاننا چاہتا ہوں اس وقت لسٹ کتنی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ہو گئی بات' آپ تشریف رکھیں۔

Now I give the floor to Mr. Yahya Bakhtiar

ڈاکٹر محمد ریحان۔ اگر آج ختم نہ ہوا تو جناب والا' کل جاری رکھنا۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تشریف رکھیں آپ' ہو جائے گا۔ تشریف رکھئیے۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: No, you are not lisener you are speaker, you have to speak.

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا' بات اصل جو ہے time fix ہونے سے پیشتر یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ اس debate نے کتنے دن چلنا ہے اور speaker کتنے ہیں اور تب time آپ fix کر سکتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب الیاس احمد بلور۔ میری گزارش یہ ہے' آپ کے ہاں ایک اور بھی مسئلہ ہے وہ ہے Presidential Address۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ کوئی بات نہیں۔ اس لئے کہ اس کے لئے دو دن لگ وقت ہے۔ یہ تو صرف کراچی کے لئے موشن ہے۔

چودھری محمد انور بھنڈر۔ سر' یہ پروگرام بالکل الگ ہے۔

Main Raza Rabbani: Sir, Presidential debate is already going on then if this motion is to go, on then it will have to go on to the next Privat Member's Day.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں وہ نہیں کریں گے وہ آپ کا سوال جو بھنڈر صاحب نے فرمایا تھا یقیناً ہمارا Private Members, Day کا کافی business پڑا ہوا ہے وہ یقیناً ہوئے گا۔ یہ ایسی بات نہیں ہے' میں نے گزارش کی تھی چیمبر میں بیٹھ کر اس کا فیصلے کر لیں گے۔ تشریف رکھیں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا' یہ واضح ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ہو جائے گا۔ میں عرض کر رہا ہوں ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار۔ یار بولنے دو ہمیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اب جناب یحییٰ بختیار صاحب۔

(مداخلت)

Mian Raza Rabbani: The issue is undoubtedly important but the ›oint is that there are certain rules and there are certain constitutional provisions vhich cannot be violated. As I have said about the question of Karachi that ince the Presidential Address fortunately is still being discussed, it can be taken p in that because Presidential debate is wide open subject. But the point is that ne motion which has been moved on Private Members' Day cannot be carried ver to a day which has been fixed for the debate on the Presidential Address.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایک وقت میں ایک شخص بولے جی۔

Mian Raza Rabbani: There is an absolute bar. This is the question ıt we will argue on this.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں ان کو سن لوں کہ کیا کہتے ہیں۔

as consensus of both sides.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, consensus of both, so if it ıe consensus of both then it can be carried to the official day.

Mian Raza Rabbani: Even if there is a consensus, a consensus ıot override the provisions of the rules and the Constitution, that provides that ı a date has been fixed for a debate on the Presidential Address and that is ıer ......

Mr. Acting Chairman: Mian Sahib, you were present there then it was discussed in the Chamber of the Chairman, there today and it was agreed upon by both the sides that we will discuss this debate. If so then that can be discussed and it is easy, then why are you wasting your time now? Because it was easily decided you see.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir my second submission is that so far as none official day was concerned that was suspended, if that was suspended then it becomes the motion of the whole House. This is not that it should be carried on next official day.

Mr. Acting Chairman: I am saying its whole House.....

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: It is for today, it is not for the next day.

Mr. Acting Chairman: Let me see.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بیٹھے جناب پندرہ منٹ کہہ دیا میں نے۔ تشریف رکھیں جی آپ نے وقت تو ضائع کر دیا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔جناب والا' وقت ایسا ہے وزیرمملکت صاحب جو ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایک وقت میں ایک صاحب بولیں تو بات سمجھ آئے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ وزیرمملکت صاحب اصل مسئلے پہ ایسے ہی لیپا پوتی کر رہے ہیں۔ ہمارے آج Private Member's Day کو نکال کے اپنا day محسوس کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں نہیں' وہ تو فیصلہ ہوا تھا۔

no, no, that was agreed upon from both the sides. I give floor to Mr. Yahya

Bakhtiar. No further discussion.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: consensus کس بات پہ ہے' کراچی کا مسئلہ----

Mr. Acting Chairman: I have given floor to Mr. Yahya Bakhtiar. Please no further discussion.

آپ please تشریف رکھیں جی۔ آپ تشریف رکھیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ حد یہ ہے کہ اپنے business سے ایک دن دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

میاں رضا ربانی۔۔یہ نہیں ہو سکتا کہ قانون اور آئین کے تقاضوں کو flout کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تشریف رکھیں جی' میاں صاحب تشریف رکھیں۔

میاں رضا ربانی۔ جب Presidential Address پر بحث چل رہی ہے تو اس میں اس مسئلے پر بحث ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یحییٰ بختیار صاحب please carry on۔

جناب یحییٰ بختیار۔ یہ ہو کیا رہا ہے جی؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین' میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جب تک آپ چلائیں گے جی۔ آپ صبح تک چلائیں' مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ راجہ صاحب کچھ بولنا چاہتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین' کراچی کی situation ایسی ہے جس پر کوئی دو رائے نہیں ہو سکتیں' یہ انتہائی سنگین ہے۔ اور سنگین تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے آج میری غیر حاضری میں جب دونوں جانب سے ارکان وہاں اکٹھے ہوئے تو ان کے درمیان یہی طے ہوا کہ اسی مسئلے پر آج بات کی جائے۔ لیکن اسے one of the subjects قرار دے کر اس طرح

situation کو diffuse نہیں کرنا چاہیے۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ جو debate شروع ہو وہ کسی نتیجے پر بھی پہنچے اور اگر اسی طریقے سے کبھی ایک مسئلہ پھر اس کےبعد over lap کر کے دوسرے کو لیا جائے تو پھر کوئی بھی conclude نہیں ہوسکے گا، کوئی بھی نتیجہ خیز بحث نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے اگر کراچی کےمسئلے پر بحث جاری ہے تو جب تک یہ conclude نہیں ہو جاتی اسے Private Members' Day پر آئندہ رکھنا غیر مناسب ہے۔ اسے ختم ہونا چاہیے، Presidential Address پربھی کوئی understanding ہوجانی چاہیے کہ اسے کتنا عرصہ چلانا ہے، اس کا schedule بنا لیں، ممبرز کو یہ پتہ ہو کہ انہیں کتنے دن یہاں رہنا ہے، کتنے دن درمیان میں گیپ ہے اور کب سیشن ختم ہونا ہے تاکہ باقی معاملات کے اوپر بھی بات ہوسکے۔ اس لئے یہ کہنا کہ جی یہ flout کررہے ہیں، یہ flout والی بات نہیں ہے۔ یہ تو mutual understanding کی بات ہے جس کے ذریعے سے یہ سیشن اس سنگین مسئلے پر بحث conclude کرسکتا ہے۔ اس بات کا طے کیا جانا ضروری ہے کہ کراچی کا مسئلہ take up کیا ہوا ہے اور پہلے کچھ اور ہوتا تھا اب تو راکٹ بھی چلنے شروع ہوگئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شیخ صاحب مجھ سے بات کریں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ حکومت کی طرف سے یہی کہا جاتا ہے کہ جی یہاں اگر آدمی مر رہے ہیں تو آئرلینڈ میں بھی مرتے ہیں، ایتھوپیا میں بھی مرتے ہیں۔ بھئی کوئی اچھی مثال بھی دو۔ اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو پہلے طے کریں کہ یہ بحث کب تک چلے گی، کب conclude ہوگی، پھر اس کے بعد دوسرا مسئلہ کب شروع ہوگا؟ پھر وہ بھی conclude ہونا چاہیئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: On point of Order, Sir.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب یحیٰی بختیار صاحب. point of order please۔

Mr. Yahya Bakhtiar: The Minister of State for Law and Parliamentary Affairs, the Government's permanent objector, he thinks he is the one who knows all laws and orders and Constitution and rules. Please let us speak. Please let us speak. let us proceed with the things. On every point he rises up and says, "this

cannot be done, that cannot be done". On the President's Address any member can speak on any point he wants. Nobody can stop him. He knows that very well.

(Interruption)

Mian Raza Rabbani: You can speak on any thing, that is exactly what I am saying, Sir.

جناب قائم مقام چیئرمین - I will give my ruling. آپ تشریف رکھیں میں رولنگ دے دوں گا۔ جہاں تک تعلق ہے کراچی کی situation کا' حالات کا' آپ بھی اور اس طرف سے بھی دونوں بہت سمجھتے ہیں اس چیز کو اور ہر شخص serious ہے۔ مسئلہ خود اتنا سنجیدہ ہے' اتنا سخت ہے' اتنا گمبھیر ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی پاکستانی اس پر خاموش نہیں بیٹھ سکتا اور بات کرے گا اور راہیں نکالے گا' متعین کرے گا تاکہ کراچی کا مسئلہ حل ہو بلکہ یہ سارے پاکستان کا مسئلہ ہے۔ یہ صرف کراچی کا مسئلہ نہیں ہے' رولز پر ہم نے پہلے کونس بات کی جو ہم اب کریں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے' یہ ہو جائے گا میں نے گزارش کی - ہم کل چیمبر میں بیٹھ کر ساری بات کریں گے -

Everything will be done, rest assure. I give floor to Yahya Bakhtiar Sahib.

Mr. Yahya Bukhtiar: Thank you very much Sir. As you just said the Karachi problem is very very serious and without exaggeration I will submit that it is threatening the very existence of Pakistan. Please make note of it. It is threatening the very existence and stability of Pakistan. So, please find the solution. I have no solution. Prof. Khurshid Ahmed has made suggestions, proposals, I am not in that position but I can only request whether it is foreign hand or some drug mafia or ethnic problem, sectarian problem, whoever may be responsible, please appoint a parliamentary delegation to enquire into the matter or through your own agencies. It is a government duty. When the government says drug mafia, when the government says foreign hand, then the

government should get hold of that hand, get hold of the drug mafia. It can't just say, we have found it but we are helpless. But it is a very serious matter and the first step should be to talk, to negotiate with those political parties and elements who are not satisfied, they have problems, they have some demands, attend to them, whatever they may be.

Second, if there are some foreign agents, please get hold of them, deal with them sternly even if you have to resort to Article 245 of the Constitution, do it. But Karachi must be saved. Today, I heard Rangers have killed 20 persons. It is not an easy thing. Yesterday, they were killing each other. Now, the Rangers have come in, they have killed 20 persons today. This is very serious matter. Please, attend to that. And I will request again without taking more time of the House, please have a parliamentary delegation of both the Houses immediately to go there, make an enquiry and report to the government, what step they should take. And as I said, the last resort should be, if necessary, Article 245 of the Constitution, army must come to the aid of civil powers to crush this foreign hand and subversive elements. That is all. Thank you very much

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Mr. Muhammad Ilyas Bilour.

جناب الیاس احمد بلور۔ میں بہت مشکور ہوں جناب چیئرمین کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ کراچی کا مسئلہ بہت اہم ہے اور یہ مسئلہ کافی عرصے سے چلا آ رہا ہے۔ یہ پہلے بھی دو مرتبہ discuss ہو چکا ہے لیکن آج جو حالات کراچی میں بن چکے ہیں اور بن رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تباہی کا ایک طریقہ بن رہا ہے جو پہلے کبھی دیکھا نہیں گیا سوائے مشرقی پاکستان کے جاتے وقت۔ پیپلز پارٹی کے ساتھی کہتے تھے کہ ان کو مارو، eliminate کر دو، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ آج بھی میرے پیپلز پارٹی کے ساتھی نجی محفلوں میں یہی فرماتے ہیں کہ

ایم کیو ایم کو ختم کر دو ، دبا دو، تباہ کر دو ، یہ مسئلہ تب ہی حل ہوگا ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے میرے بزرگ ساتھی پروفیسر خورشید صاحب نے یہ کہا کہ ہم کو 1970 سے سبق سیکھنا چاہیے اور ہم لوگوں کو اس ملک کی بقا کے لئے اس چیز کو سوچنا چاہیے جس سے یہ ملک بچ سکے اور اس ملک کو بچانے کے لئے کچھ ایسی راہیں اختیار کرنی چاہئیں کہ یہ ملک اس وقت جس طرف جا رہا ہے --- میں بڑے دکھ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ جس طریقے سے پیپلز پارٹی کی حکومت کراچی کے مسئلے کو لے رہی ہے ، یہ بڑے دکھ کی بات ہے ۔ ایسا نہ کبھی ہوا ہے ، نہ کبھی ہو گا یہاں تک کہ ہمارے چند منسٹرز صاحبان نے کہا کہ دو ، تین کروڑ کی آبادی میں اگر دس آدمی روزانہ مر جائیں تو کون سی بڑی بات ہے ۔ مسئلہ اس حد تک گھمبیر ہو چکا ہے کہ اس کے حل کا کوئی طریقہ نظر نہیں آتا۔ کراچی ، حیدر آباد میں آگ لگی ہوئی ہے ۔ میں اس ہاؤس کی وساطت سے کچھ تھوڑی سی گزارشات پچھلی ہسٹری سے بھی کروں گا۔ لسانی فسادات 1971 میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور سے شروع ہوئے جب اردو زبان کا جھگڑا ہوا۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جناب خان عبدالولی خان اور بزنجو خان مرحوم نے نیشنل اسمبلی سے جا کر اس کا حل نکالا اور وہ patch up ہوا۔ اصلی مسئلہ کراچی میں جناب ایک ہی ہے اور جب تک اس کو اچھی نگاہ سے ، ایمانداری سے ، خدا کو حاظر و ناظر جان کر نہ دیکھا جائے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کراچی کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ میرے بزرگ سنیئر ساتھی نے عدالتوں کی بات فرمائی میں تھوڑا سا ان سے اختلاف کروں گا۔جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ کراچی کا حل ایک ہی ہے کہ unconditional مقدمات واپس لئے جائیں ۔ جناب الطاف حسین کے خلاف بغیر کسی condition کے جتنے مقدمات بنائے گئے ہیں وہ واپس لئے جائیں ۔ ہمارے یہاں سینیٹرز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں ان کے خلاف جو مقدمات بنائے گئے ہیں ، محترمہ نسرین جلیل صاحبہ کے خلاف ڈاکہ اور چھری اور چاقو چلانے کے مقدمات بنائے گئے ہیں ۔ مقدمات بنانا تو پیپلز پارٹی کی ایک پرانی روایت ہے ۔ یہ آج کی نہیں ہے ان کے پہلے 1970 کے دور کی بھی تھی۔ اس وقت بھی مقدمات انھوں نے لوگوں پر بنائے ۔ مجھ پر بم بلاسٹ کا مقدمہ بنایا ۔ خان عبدالولی خان اور ان کے ساتھیوں کو حیدر آباد جیل میں ڈھائی سال تک رکھا۔ پھانسی کا مقدمہ بنایا۔ جناب انجام یہ نہیں ہوتا اور پھر یہ کہنا کہ ان کو جوڈیشری کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حل مناسب نہیں ہے۔ واحد حل یہی ہے کہ unconditional مقدمات واپس لئے جائیں۔ میں اپنے گھر کا مالک ہوں اگر مجھے گھر

سے نکال دیا جائے اور میرے گھر پر دوسرا آدمی آ کر قبضہ کر کے وہاں رول کرنے کی کوشش کرے تو جناب میں کہاں تک برداشت کروں گا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح مسائل حل ہوں گے۔ جیسے کہ پروفیسر صاحب نے تجاویز پیش کیں میں ان کے ساتھ متفق ہوں۔ اور میں ان سے عرض کروں گا کہ جب تک آپ وہاں unconditional withdrawal of the cases نہیں کریں گے اور کراچی کے عوام کو ان کے حقوق پورے نہیں دیں گے اس وقت تک کراچی کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

جناب والا! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری وزیر اعظم محترمہ بینظیر صاحب بڑےبانگ دہل یہ کہہ رہی ہیں کہ investment, investment ' میں دعوے سے اور categorically کہتا ہوں ' یہاں ہمارے منسٹرز صاحبان بھی بیٹھے ہیں جنہوں نے اربوں روپے کے MOUs دستخط کئے ہیں - کہ اس ملک میں 15 percent MOUs finalize نہیں ہوں گے کیونکہ آپ کے ملک میں جو حالات اس وقت چلے آ رہے ہیں کوئی پاگل نہیں ہے جو باہر سے آئے اور یہاں investment کرے۔ محترمہ نے ابھی سنگاپور میں فرمایا کہ

investment is open for everybody, no Pakistani is going to invest over here then how can a foreigner will invest here? I categorically tell you, nobody is going to invest here, FCCI, Federation of Chamber of Commerce Industries

جس کی میں MC کا ممبر ہوں - 15 کو انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے ایک convention call کیا ہے - میں اس ہاؤس میں جناب یہ دعوے سے کہوں گا کہ business community اتنی پریشان ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے کراچی کے حالات بڑے خراب ہو چکے ہیں ' آج مسجدوں میں جو کچھ ہو رہا ہے ' نمازیوں کے اوپر جو کچھ ہو رہا ہے ' امام بارگاہوں میں جو کچھ ہو رہا ہے کیا اہل تشیع اور سنی حضرات پہلے اس ملک میں نہیں رہتے تھے پہلے کیوں نہیں ہوا یہ اب کیوں ہو رہا ہے کیسے ہو رہا ہے یہ ساری باتیں بڑی تشویش ناک ہیں اور ان کو بڑی تشویش کی نگاہ سے دیکھنا پڑے گا اور اس پر خاصا غور کرنا پڑے گا۔ جیسے پروفیسر صاحب نے کہا میں بھی یہی عرض کروں گا لیکن میرا ان کے ساتھ تھوڑا سا اختلاف ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ

(1) unconditional withdrawal of the all cases,(2) give rights to the MQM people, (3) they should be elected there, democracy should go to the gross roots,

وہاں کم از کم بلدیاتی الیکشن ہوں وہ اپنے علاقے کی نمائندگی کریں اگر ان کو ووٹ ملتا ہے قوم اگر ان کو ووٹ دے تو ہم کون ہوتے ہیں آپ کون ہوتے ہیں کہ ان کے ووٹ کا آپ حق چھین لیں آپ اپنے علاقے میں اپنی ووٹ رکھیں اپنے اقتدار کو سنبھالیں ان کے علاقے میں ان کو اقتدار چلانے دیں ۔ یہ تو کوئی بات نہیں کہ میرے گھر پر آپ قبضہ کریں اور آپ کہیں کہ جی آپ گھر سے نکل جاؤ تو کب تک چلے گا۔ایسے نہیں چلے گاایسے ملک ہمیشہ خطرے میں پڑ جاتے ہیں اورکراچی میں ہزاروں لوگ مر چکے ہیں کسی کو پرواہ نہیں ہوئی دو امریکن مرے ہیں کتنی پرابلم بن گئی ہے چھ کروڑ سے زیادہ انعام رکھا گیا ہے کیا پاکستانی جو مرتے ان کی قیمت نہیں ہے ان کی کوئی value نہیں ہے ہماری زندگی کی کوئی value نہیں ہے کل میں بھی مر سکتا ہوں آپ بھی مر سکتے ہیں آپ بھی پاکستانی ہیں خدا کے لئے ان کا سوچیئے محترمہ کبھی 36-32 دورے باہر کے ملکوں کے کر رہی ہے Why doesn't she go there, that is her own province? کیوں نہیں جاتیں وہاں بیٹھیں seriously وزیر داخلہ اور ان کو seriously جا کر وہاں بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کرنا چاہئے انہوں نے negotiations کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے یہ تو ڈھونگ ہے پہلے negotiations شروع ہو رہی تھیں تو میں نے آفتاب شیخ صاحب کو کہا تھا کہ صاحب یہ کچھ نہیں ہو گا یہ negotiations صرف ڈھونگ ہے پیپلز پارٹی والے ہمیشہ وعدہ کرتے ہیں اور وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا وہ تو ان کا ایک moto ہو ۔ وہ وعدہ کریں گے اور پھر توڑیں گے یہی ایک طریقہ کار ہے جس کی وجہ سے وہ کر رہے ہیں اور بد نام بھی ہیں کوئی ان کے ساتھ اتحاد کرنے کے لئے بھی تیار نہیں سوائے ملک قاسم صاحب کے اور تو کوئی ایسی پارٹی نہیں ہے جو ان کے ساتھ اتحاد کریں گے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ وعدہ کرتے ہیں اور توڑتے ہیں کبھی بھی انہوں نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔

میں آخر میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ خان عبدالولی خان ایک بات کہا کرتے تھے کہ جب سمندری جہاز ڈوبنے لگتا ہے تو سب سے پہلے اس میں چوہے چھلانگیں مارتے ہیں کیونکہ ان کو سب سے پہلے پتہ چلتا ہے کہ سمندری جہاز ڈوب رہا ہے میں اس قوم کو اس ہاؤس کی وساطت سے مبارک باد دیتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ گورنمنٹ بہت جلد ختم ہو رہی ہے کیونکہ 8 تاریخ کو اس گورنمنٹ کے دو ساتھیوں نے جو تقاریر کیں اور جس طریقے سے انہوں نے گورنمنٹ پر objections کئے اور جس طریقے سے انہوں نے گورنمنٹ کی مخالفت میں تقریر کی میں یہ سمجھتا ہوں

کہ وہ وقت بڑا قریب آ گیا۔ گچکی صاحب تھے اور چوہدری صاحب تھے انہوں نے جس طریقے سے تقریریں کیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب وقت قریب ہے انشاء اللہ یہ گورنمنٹ بہت جلد جا رہی ہے لیکن میں اب بھی یہ ایک سیاسی ورکر کی حیثیت سے عرض کروں گا کہ اس ملک کی بقاء کے لئے کراچی کی بقاء بہت ضروری ہے اور کراچی کے مسئلے کو بہت اچھے طریقے سے حل کرنا چاہئے اور اس کا واحد حل یہی ہے کہ کراچی میں حقیقی جو لوگ ہیں جو کراچی کے نمائندہ ہیں ان کی نمائندگی کو accept کیا جائے۔

Mr. Acting Chairman: Now from this side Mr. Manzoor Gichki is given floor.

مگر میں یہاں یہ عرض کر دوں کہ یہ بھی ایک request آئی ہے جناب حافظ صاحب کی طرف سے کہ میں کسی پارٹی کا نہیں ہوں مجھے بھی موقع دیا جائے تو بہتر ہو گا it is upto you اب گچکی صاحب کے بعد میں ان کو دے دوں گا۔

شیخ رفیق احمد۔ جناب والا! اس کا نتیجہ پھر یہ ہو گا کہ آخر میں آپ کو پھر 12 یا 14 ممبر پاکستان پیپلز پارٹی کے بلوانے پڑیں گے اگر on that side of the House چار بولیں گے اور ادھر سے ایک بولے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میری بات سنیں جی۔

Yahya Bakhtiar was not from that side, he is an independent.

(interruption)

شیخ رفیق احمد ۔ بات یہ ہے کہ He is sitting on the side of the opposition.

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ بات یہ ہے کہ میں نے گچکی صاحب کو floor دیا ہے ۔ Let him speak--- جناب گچکی صاحب ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ کیا میرا نام اس میں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جو لسٹ میرے پاس ہے، اس میں مولانا صاحب

کے بعد آپ کا نام ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! میرا اس میں کون سا نمبر ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - آپ کا نام اس میں نہیں ہے - تاہم ابھی ایک لسٹ آئی ہے جس میں احسان شاہ کا نام ہے۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ آپ کا نام ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ چیئرمین صاحب کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کہاں پر ہے جو لسٹ میرے پاس ہے، اس میں تو نہیں ہے - راجہ صاحب فرما رہے ہیں کہ ابھی لسٹ بھیجی ہے --- آپ دیکھیں، ابھی یہ لسٹ میرے پاس آئی ہے۔ چلیں! آپ تشریف رکھیں۔ اب آپ کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔جناب والا! وضاحت کریں کیونکہ عجیب صورت حال بنی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - آپ تشریف رکھیں - آپ کا نام ہے۔مولانا عبدالستار نیازی، آفتاب شیخ صاحب - عبدالرحیم مندوخیل، پروفیسر ساجد، حافظ صاحب، سید فضل آغا صاحب، سردار بشیر ترین، ڈاکٹر ریحان، بیگم نسرین جلیل صاحبہ اور جناب محمد انور بھنڈر صاحب کے نام بھی ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! آپ نے آج اس ہاؤس کو آدھی رات تک چلانا ہے۔

(مداخلت)

پروفیسر این ڈی خان۔ اس طرف کے اراکین کے نام بھی پڑھ دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ منظور گچکی صاحب، جام کرار الدین، ڈاکٹر صفدر، رضا ربانی اور ملک قاسم صاحب کے نام ہیں۔

پروفیسر این ڈی خان۔ ملک قاسم صاحب اور کمال اظفر کے نام بھی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین- یہ نام آپ ہی کے لکھے ہوئے ہیں ۔

پروفیسر این ڈی خان - سیف اللہ پراچہ کا نام ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین - یہ نام اب میرے پاس آئے ہیں ۔

(مداخلت)

(اس موقع پر کافی اراکین نام لکھوانے کے لئے کھڑے ہو گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین- آپ سب اراکین آگے آ کر پروفیسر صاحب کو اپنے نام لکھوائیں- Now I give floor to Mr. Gichki ۔

(مداخلت)

جناب منظور احمد گچکی- جناب والا ! آپ ان کو بٹھا دیں تو میں کچھ عرض کروں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین - آپ سب حضرات تشریف رکھیں - میں بولنے نہیں دوں گا - گچکی صاحب ! آپ اپنی تقریر شروع کریں ۔

سید احسان شاہ - میں اپنے نام کے بارے میں پوچھنا چاہتاہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین - بھائی ! میرے پاس ابھی ایک چٹ آئی ہے ، اس میں آپ کانام ہے ۔

سید احسان شاہ - جناب والا! میں ایک منٹ کے لئے کچھ عرض کرنا چاہتاہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین - ارشاد فرمائیں ۔

سید احسان شاہ - گزشتہ اجلاس کی بات ہے کہ جب میں اجلاس میں آیا تو آپ نے کہا کہ آپ کانام پکارا گیاہے - آپ چونکہ نہیں تھے ، اس لئے آپ کی باری نہیں آسکتی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین - وہ صدارتی تقریر کی بات ہے ۔

سید احسان شاہ - لیکن ملک صاحب نے کہا تھا کہ اس کے بعد بھی اس مسئلہ پر debate ہو گی اور اس میں آپ کا نام آئے گا - ملک صاحب کو بھی اپنا وعدہ یاد ہوگا اور میں

نے آپ سے بھی گزارش کی تھی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ بھائی ! وہ صدر کی تقریر پر بحث کی بات ہے ۔ یہ کراچی کی صورت حال پر بحث کی بات ہے ۔

سید احسان شاہ ۔ اس وقت بھی کراچی کی بات ہو رہی تھی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں ۔ ملک صاحب اور راجہ صاحب سے گزارش ہے کہ ایک بات تو یہ ہے کہ دونوں اصحاب بیٹھ کر یہ طے کر لیں کہ کب تک اس ہاؤس کو چلانا ہے ۔ دوسری بات یہ ہے۔ چیمبر میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اجلاس کل اور پرسوں adjourn کریں گے اور اسے بدھ کے روز دس بجے بلایا جائے گا ۔ یہ بھی وہاں تصفیہ کیا گیا تھا ۔ جس میں جناب سرتاج عزیز صاحب بھی موجود تھے۔ اور رضا ربانی صاحب بھی تھے ۔ ملک قاسم صاحب بھی تھے۔ اب ملک صاحب سے پوچھیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ آج کی بات اس consultation میں ہوئی کہ دو دن اجلاس ہوگا ۔ میرے آنے سے پہلے خورشید صاحب تھے اگر ان کی موجودگی میں بات ہوئی ہو تو ہوئی ہو۔ مشورے میں ضرور شامل تھا۔ ہمیں صرف انفارم کیا گیا ہے کہ شاید نہ ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ بھی تشریف فرما تھے۔ اب دونوں باتوں کا فیصلہ کیجئے۔

ملک محمد قاسم۔ ہم آفس میں بات کرتے ہیں ۔

Mr. Acting Chairman: Let me give floor to Gichki Sahib. Mian Sahib, I also request you to please decide it. Gichki Sahib now go ahead.

(مداخلت)

FURTHER DISCUSSION ON THE SITUATION IN KARACHI.

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے کراچی کے سلسلے میں اس debate میں مجھے بولنے کی اجازت دی ہے۔ جناب چیئرمین!

یہ میری کراچی کے بارے میں چھٹی یا ساتویں تقریر ہے ۔ میرے خیال میں کراچی کے بارے میں اس اجلاس میں ایک دو مرتبہ ڈبیٹ ہوتی رہی ہے۔ اور بہت سے معززین نے جس طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ان میں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ یقیناً ان پر ڈبیٹ ہونی چاہیے ۔اور ان کو consider کرنا چاہیے ۔ جس طرح میرے معزز ساتھی ساتھی تو میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ میرے استاد رہے ہیں جناب پروفیسر خورشید صاحب نے بہت سی ایسی باتیں کیں جن کو دیکھنا چاہیے اور ان پر اگر عمل کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی خرابی نہیں ہے ۔ لیکن بہت سی باتیں ایسی ہیں جن پر میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اختلاف بھی ہو سکتا ہے۔ میرے کچھ اور معزز دوستوں نے بھی تقریریں کیں اور آخر میں ایک دوست نے تقریر کی تو ان کے بارے میں تو میں یہ کہوں گا۔

قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا

جناب چیئرمین یہ سینٹ ہے اور سینٹ میں صرف اور صرف الزامات نہیں لگائے جاتے بلکہ یہاں پر ٹھوس تجاویز دی جاتی ہیں۔ یہاں پر مسائل کے حل کے بارے میں ہم بولتے ہیں اور ہمیں بولنا چاہیے۔ جناب والا! کراچی کا ماحول بالکل ایسا ہے' اگر آپ کراچی جائیں اور آپ گھومیں پھریں تو بقول شاعر کے

کتنی حساس خاموشی ہے
سوچوں بھی تو بات گونجتی ہے

جناب چیئرمین! کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے میرے خیال میں پاکستان میں اس سے پہلے بنگال کے علاوہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ وہ شہر جو معیشت کا گڑھ ہے جس پر پورے پاکستان کی اکانومی فلوٹ ہوتی ہے اور جس پر پورے پاکستان کے بجٹ کا 50 % سے زیادہ دارو مدار ہے وہ کراچی آج جل رہا ہے۔جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس کے past کے events کو نظر میں رکھیں تو تب بات آپ کی سمجھ میں آئے گی کہ کراچی میں یہ حالات کیوں پیدا ہوئے ۔ وہ مسائل جو کراچی میں اس وقت بتائے جاتے تھے کیا آج بھی اسی انداز میں ہم کراچی کے مسائل حل کر سکتے ہیں کہ نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ تمام پرابلمز جو ایک سال پہلے یا چھ مہینے پہلے کراچی میں پیدا ہوئے کیا آج کراچی کے مسائل کا یا اس تشدد کا بالکل وہی انداز ہے جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اب کراچی میں تشدد نے جو رخ اختیار کیا ہے' وہ تھوڑا سا مختلف

ہو گیا ہے۔ یقیناً سندھ کے بسنے والوں میں کچھ مسائل پر اختلافات تھے سین جناب چیئرمین! وہ
اختلافات ایسے نہیں تھے کہ جن کا حل ممکن نہیں ' وہ مسائل ایسے نہیں تھے کہ اس قسم کی کوئی
situation develop ہو جائے جیسی کراچی میں آج ہو رہی ہے ۔ جناب والا ! تین چار دن پہلے
ایک point of order پر کراچی پر کافی debate ہوئی اور اس کے بعد اجلاس adjourn ہو گیا ' اس
دوران بڑی خوبصورتی سے جناب چیئرمین! اس جانب سے (اپوزیشن کی جانب سے) میرے دوستوں
نے اپنے اصل مقصد کے اظہار کا ایک ایسا خوبصورت طریقہ سامنے رکھا کہ اس سے پتا چل جاتا تھا
کہ اصل میں وہ کہنا کیا چاہتے ہیں ' ان کے دل میں کیا بات ہے ' ان کی خواہشات کیا ہیں ۔
جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ صرف خواہشات پر دنیا قائم نہیں ہوتی ۔ یہاں سوال یہ پیدا
ہوتا ہے کہ اگر میں یہ چاہوں کہ میں چاند پر جاؤں تو ظاہر ہے کہ صرف چاہنے سے میں چاند پر
نہیں جا سکتا۔ اگر خواہشات۔ یہ ہیں کہ موجودہ حکومت کو جانا چاہیے ' جیسا کہ میں نے معزز اراکین
کی طرف سے ان کی تقاریر سے یہ اندازہ کر لیا۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ حضرات
جمہوریت کی ابجد سے بھی ناواقف ہیں۔ جناب چیئرمین ! کس ملک میں معاشی مسائل نہیں ہوتے
کس ملک میں administrative مسائل نہیں ہوتے کس ملک میں law and order کی
situation develop نہیں ہوتی ہاں اگر ہماری تنقید positive ہے تو پھر اس پر سوچنا چاہیے ' اس
پر ڈبیٹ کرنی چاہیئے ۔اور اگر ہماری تنقید negative ہے اور ہمارا نقطہ نظر صرف یہ ہے کہ موجودہ
حکومت کو جانا چاہیئے ' تو ہم پہلے دن سے ہی یہ سن رہے ہیں بلکہ ہم نے اس حد تک سنا ہے
لوگوں نے کہا کہ ہم حکومت کو تسلیم ہی نہیں کرتے ۔ یہ تو ایک خواہش ہے' اب اس خواہش
کی تکمیل ایک تو اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ اس ملک میں کوئی غیر جمہوری قوت آ جائے ا
یہاں جمہوریت کا پانسہ پلٹ دے ۔ جناب والا ! اگر ان کی یہ خواہش ہے تو میں ایک جمہوریت
پسند کی حیثیت سے یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ سیاسی بددیانتی کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ اس ۔
کہ کوئی شخص ، کوئی جمہوریت پسند اگر یہ سمجھے کہ ایک جمہوری حکومت کی بساط لپیٹ دی جا
اور اس کی جگہ پر کوئی دوسرا آ جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ غیر جمہوری سوچ ن
نہیں سکتی اور یقیناً اس جانب سے بہت سے لوگ ایسی سوچ رکھتے ہیں ۔ اس لئے رکھتے ہیں کہ
کے احساس میں یہ چیز موجود ہے کیونکہ وہ کبھی جمہوریت میں پھولے پھلے ہی نہیں ۔ یقیناً
کی سوچ یہی ہو گی ۔ میں واضح طور پر بتاتا ہوں کہ اگر اس ملک میں آج اس جمہوریت کو

زک پہنچی تو جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کے ممبران کی طرف سے اس ملک کے عوام کو یہ بتاؤں گا کہ اس ملک میں اس کے بعد جمہوریت نہیں ہوگی اور جب جمہوریت نہیں ہو گی تو میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس ملک کے وجود کو بھی خطرہ لاحق ہو گا۔ جناب چیئرمین! یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کراچی میں civic problems ہیں، جس طرح کہ میرے معزز استاد نے یہ بات کی، میں اس کو بھی تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔ میں اس کو بھی تسلیم کرنے کو تیار ہوں کہ سندھی بولنے والے سندھی اور اردو بولنے والے سندھیوں میں اختلافات تھے لیکن یہ اختلافات اب پیچھے چلے گئے ہیں۔ اب تو جناب والا! وہاں sectarian problems شروع ہوگئے ہیں۔ اب تو وہاں foreign countries کا ہاتھ ہے۔ جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ کراچی کے مسائل کو مزید بڑھانے میں ہمارے اپنے لوگوں کا بھی ہاتھ ہے۔ یہاں پر لوگ ایمانداری سے اس بات کو تسلیم نہیں کرتے بالکل نہیں کرتے، اس لئے کہ حکمرانی حاصل کرنے کے لئے لوگ نہ جانے کیا سے کیا کرتے ہیں۔ یہ بات کہنا کہ صرف MQM versus MQM ہے یہ بات کہنا کہ جی شیعہ سنی اختلافات ہیں۔ یا یہ بات کہنا کہ صرف انڈین ایجنٹ یہاں پر ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر اس ملک کے بہت سے political elements کا کراچی کی تباہی میں ہاتھ ہے۔ اور آج جو کچھ ہو رہا ہے انہوں نے اس بات کو تقویت دی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ دو تین سال پہلے باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت کراچی میں پاسپورٹوں کو سٹیمپ کئے بغیر لوگوں کو آنے کی اجازت دی گئی۔ اس دوران اتنے لوگ کراچی میں داخل ہوگئے کہ آپ اندازہ نہیں کرسکتے یہ ایک سازش تھی اور اس سازش کو آج استعمال کیا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین! آج یا دو دن پہلے چند امریکن کا قتل ہوتا ہے اور اس سے پہلے کچھ دانشور حضرات کو امریکہ بھیجا جاتا ہے موجودہ حکومت کے خلاف campaign کرنے کے لئے اور اس کے بعد اگر وہ کامیاب نہیں ہوتے تو یہ واقعہ نمودار ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! کہ امریکیوں کے قتل میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے جو اس موجودہ regime کو برقرار رکھنا نہیں چاہتے یا ان کی خواہش ہے کہ حکومت جو ہے وہ چلی جائے۔ جناب والا! یہ بھی نہیں سوچتے کہ ان اسمار سے ان کے طریقہ کار سے ان کے ملکی مفادات کو کتنی زک پہنچتی ہے۔ آج کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا احساس مجھے یقین ہے کہ ایم کیو ایم کے ساتھیوں کو ہے۔ کراچی میں پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ سندھی اور اردو بولنے والوں کا مسئلہ ہے جناب والا کراچی میں جو

exploitation ہو رہا ہے کراچی میں جو بھی زیادتی ہو رہی ہے میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس کا 2% سندھی نہیں کرتا ہے یہ وہی لوگ کرتے ہیں جو اس جانب میں بیٹھے ہوئے ایم کیو ایم کے بارے میں بولتے ہیں ۔ آج کراچی کی تمام معیشت پر ان کا قبضہ ہے ۔ آج کراچی کی تمام ملازمتوں پر ان کا قبضہ ہے ۔ سندھی بے چارہ تو وہاں کراچی میں دکھائی نہیں دیتا ۔ سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کو تکلیف اس بات کی ہے کہ اگر ہم اس پرابلم کو اسی طریقے سے نہ رکھیں اس طریقے سے یہ مسائل کراچی میں نہ ہوں تو کل سندھی اور اردو بولنے والے آپس میں مل بیٹھیں گے ۔ جس دن یہ مل بیٹھ گئے تو پھر انہیں اپنا بوریا بستر لپیٹنا پڑے گا ۔ یہ سارا جواز پیدا کر رہے ہیں سندھی اور اردو بولنے والوں کا۔

جناب چیئرمین! میں یقیناً اس کے حق میں ہوں کہ ڈائیلاگ ہونے چاہئیں۔ اس لئے کہ سیاست میں وہ سیاست دان ہی نہیں ہوتا وہ سیاسی پارٹی ہی نہیں ہوتی جو ڈائیلاگ نہ کرے لیکن جناب چیئرمین! میں اس جانب سے ایم کیو ایم کے دوستوں سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ خدا راہ ان تمام مسائل کے حل کو دیکھ کر آپ اپنے اتحادی، جو آپ کے قومی اتحادی ہیں ان کے ساتھ گفت و شنید کریں اس میں آپ کی بقاء ہے اسی میں ان کی بقاء ہے ۔جناب چیئرمین! یہی میں سمجھتا ہوں کہ کراچی میں جو سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ sectarian ہے ۔ مذہبی جھگڑا، اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس مذہبی جھگڑے میں اگر کسی ملک کو دوسرے ملک کے خلاف کچھ کرنا ہے تو اس جنگ کو اپنے گھر میں لڑیں ۔ کراچی کو یا پاکستان کو وہ جنگ کا میدان نہ بنائیں۔ اس لئے جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام مسائل کے بارے میں جس طرح کہ خورشید صاحب نے کہا ایک کمیٹی بیٹھنی چاہیئے یا اس سے پہلے سینٹ کی ایک کمیٹی بنی تھی اور جس کے 41 نکات تھے مجھے نہیں پتہ کہ کتنے نکات تھے جو سینٹ نے اپنی تجاویز دی ہیں اس کو بھی سامنے لانا چاہیے اور آج کے موجودہ حالات کے مطابق ہمیں دوبارہ ایک کمیٹی بھیجنی چاہئیے اور اس کی تجاویز کو سامنے رکھ کر اکٹھے ہو کر اس مسئلے کا حل کرنا چاہیئے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مزید وقت نہیں لیتا میں ایک دو باتیں اور کرنا چاہوں گا وہ یہ ہیں کہ اگر ہم نے آج مل بیٹھ کر اپنے ان اختلافات کو ختم نہیں کیا تو کل آنے والی نسلیں ، کل آنے والا وقت ہمیں معاف نہیں کریں گے یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان مسائل کو بڑی خوش اسلوبی سے حل کریں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ جناب گچکی صاحب، بہت بہت مہربانی۔ جناب مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب۔۔۔۔ جی آپ تشریف رکھیں، بیٹھ کر بولیں، اپنا مائیک سیدھا کر لیجئے گا۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، نحمدہ و نصلی و نصلم علی رسولہ الکریم۔ أعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قوا وانفسکم واھلیکم ناراً وقوداھاالناس و الحجارۃ۔ صدق اللہ مولانا العظیم۔ صدق الرسول النبی الکریم و نحن علی ذلک لمن الشاھدین و الشاکرین والحمد اللہ رب العالمین۔

جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس نازک اور سنگین مسئلے پر اپنی گزارشات پیش کرنے کا موقع دیا۔ ہمارے سامنے مفصل تقریر پروفیسر صاحب کی آئی ہے، گچکی صاحب نے بھی اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ حاصلِ کلام یہی ہے کہ ایک کمیٹی بنے، کمیٹی بیٹھ کر مشورہ کرے، سوال یہ ہے کہ کمیٹی کا وجود چاہے الیکشن کے لئے ہو، اس کا قیام امن کے حالات میں ہوتا ہے، حالات پرامن ہونے چاہییں۔ اس وقت تو کسی کو اس بات کا پتہ نہیں کہ میں باہر جا رہا ہوں گھر واپس آؤں گا یا نہیں اور اب دہشت گردوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ یہ جو جماعتوں کے سربراہ ہیں ان کو ختم کرو۔ اس طریقے سے ملک کے اندر ایک خوفناک دہشت گرد غنڈہ گردی کے ذریعے یہ طے کر چکے ہیں کہ ان کو ختم کیا جائے، اس کو کس پیمانے پر طے کرنا ہے۔ یہاں پر جو فرقہ وارانہ مسئلہ ہے وہ بھی دونوں یہاں مر رہے ہیں، سیاسی لوگ دونوں طرف سے مر رہے ہیں۔ اس موقع پر میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی چیز جو آپ کے سامنے آنی چاہئیے فتنہ و فساد کا خاتمہ اور قیام امن ہے۔

عجب درد است اندر دل اگر گویم زبان سوزد
اگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

اس میں ایسا دکھ ہے کہ اگر بیان کرتا ہوں تو زبان جلتی ہے، اگر ضبط کرتا ہوں تو میرا بھیجہ جلتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان حالات میں ان کمیٹیوں کے مل کر بیٹھنے سے کیا کرو گے جب تک یہ غنڈہ گردی، اس دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے آپ physical force نہیں لاتے، physical force کے بارے میں، میں نے آج سے چند سال قبل ایک دفعہ پریس سے خطاب

کرتے ہوئے کہا تھا کہ جب تک گلی کوچوں سے لے کر شاہراہوں تک آپ کے امن سکواڈ نہ ہوں، جب تک یہاں کے رہنے والے باہم مل کر اس خطرے کے لئے متحد نہ ہو جائیں اور حکومت اور حکومت سے باہر جو لوگ ہیں تمام اس مصیبتِ عظمیٰ کو اپنی مصیبت نہ سمجھیں اور پھر آپ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر جب تک اخوت، محبت، اعتماد، نظریہ پاکستان اور اسلام کی عظمت کا پرچار نہ کریں اس وقت تک یہ سب چیزیں ساتھ ساتھ چلیں گی۔ حکومت کے متعلق پہلے بھی یہ گفتگو ہوئی کہ وہاں پر محترمہ جا کر بیٹھے، وہ بیٹھ کر کیا کرے گی اس کے جتنے ادارے ہیں وہ کام کر رہے ہیں، اس کے پاس کوئی ایٹم بم ہے کہ مار دے سب کو، وہ اس وقت فیل ہو چکی ہے، وہ کچھ نہیں کر سکتی، واحد صورت یہی ہے کہ پیپلز پارٹی اور دوسری تمام جماعتیں باہم مل کر اپنے اختلافات وقتی طور پر ختم کر کے اس فتنے کا مقابلہ کریں، کراچی کو امن دیں، سلامتی دیں، یہاں سے غنڈہ گردی کو ختم کریں۔ قطع نظر اس کے کہ اس میں صوبے کی حکومت ہے یا مرکز کی حکومت ہے۔ یہ بھی دیکھو کہ لاہور کے اندر بھی باقاعدہ ڈاکے پڑ رہے ہیں، وہاں پر بھی لوٹ مار مچی ہوئی ہے ملک کا کوئی کونہ محفوظ نہیں ہے۔ ان حالات میں حکومت کیا کر رہی ہے، یہ کیا مذاق ہے یہ حکومت ایک مذاق بن گئی ہے، ان حالات میں اپنے طور پر محترمہ خود دستبردار ہو کر اقتدار ساری قوم کے سپرد کرے۔ یہ جو ابھی گچکی صاحب نے کہا کہ وہ جو مقدمات ہیں، بھئی جب شہر غرق ہو رہا ہے اور ساری آبادی میں کسی کی جان محفوظ نہیں ہے، اس موقع پر اگر کچھ مقدمات ہیں۔۔۔۔۔ تو آپ ان مقدمات کو اس مصیبتِ عظمیٰ کے سامنے، اس تباہی کے پیش نظر واپس لے لو۔ ایم کیو ایم کا اعتماد بھی حاصل کرنا ضروری ہے، پیپلز پارٹی کا اعتماد حاصل کرنا بھی ضروری ہے، ہر جماعت کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہے۔ میں نے کہا ہے کہ بچاؤ اپنے آپ کو، اپنے متعلقین کو دوزخ سے، جہنم سے بچاؤ، جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ یہ اس وقت جو کراچی جہنم بن چکا ہے، جہنم زار بن چکا ہے ان حالات میں حکومت، کیا حکومت ہے، کیا گورنری ہے، کیا صدارت ہے یہ تو اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے ایسی صدارت کیا جب لوگوں کی جان و مال عزت آبرو محفوظ نہ ہو، میں سمجھتا ہوں سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ ایک ظالم مسلمان سے عادل کافر بہتر ہے۔ ان حالات میں میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ گلی کوچے میں کمیٹیاں بنیں، تمام جماعتوں کے نمائندے موجود ہوں۔ دیانت دار ایماندار نیک نوجوان باقاعدہ امن سکواڈ کے لئے منتخب کئے جائیں۔ ان کو سامان دیا جائے، اسلحہ دیا جائے، ٹرانسپورٹ دی

جائے۔ اس طریقے پر محلے کے اندر، شہر کے اندر اس طرح بنیں اور اس کا بوجھ قوم بھی اٹھائے حکومت بھی اٹھائے۔ یہ دہشت گرد مل کر دو گھنٹے "نوائے وقت" کو برباد کرتے رہے، اگر پٹرول کرتے ہوئے امن سکواڈ کے نوجوان پھر رہے ہوتے تو کوئی بچ کر نہیں جا سکتا تھا۔ جس طرح کہ "تکبیر" کے ایڈیٹر کو انہوں نے شہید کیا ہے دہشت گرد بچ کر نہ جا سکتے روزمرہ یہ باتیں ہو رہی ہیں یہ بالکل بچ نہیں سکتے تھے۔ ہم نے دیہات کی زندگی بھی بسر کی ہے۔ دیہات میں ایک زمانے میں out laws باقاعدہ ڈاکے ڈالتے تھے، قتل و غارت کرتے تھے۔ اس وقت ہم نے خود اپنی رضاکاروں کی فوج بنائی تھی پولیس کے ساتھ ان کو کھڑا کیا تھا۔ گشت پر نکلتے تھے ان کا مقابلہ کرتے تھے۔ جب تک ساری قوم (فارسی) ہر جماعت کا فرد جمع ہو کر اس مصیبت کے اندر کھڑا نہیں ہو جاتا - یہ صدارتیں، یہ وزارتیں، یہ حکومتیں مذاق ہے، دھوکہ دینا ہے اپنے آپ کو۔ اس لئے میرے بھائی عزیز دوست پیپلز پارٹی والے اس بات کو محسوس نہ کریں یہ جو آپ کو وزارت ملی ہے اس وزارت کو کیا کرو گے۔ جب امن قائم نہیں کرسکتے - امن بنیادی ذمہ داری ہے حکومت کی۔ جو حکومت امن قائم نہیں کرسکتی ایک لمحہ کے لئے اس کو اقتدار پر بیٹھنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اس لئے لوگوں کی جان و مال، عزت و آبرو کا تحفظ اپنی ذمہ داری محسوس کرے، یہ اقتدار دھوکہ ہے، یہ وزارتیں عظمیٰ و اعلیٰ دھوکہ ہے، یہ بیروں ملک پھیرے ان سے کام نہیں بنے گا۔ ساری قوم کو involve کرو، تمام جماعتوں کو involve کرو، لیڈروں کو جمع کر کے کہو کہ اس مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے تم بھی جان و مال کی بازی لگا دو۔ اگر ضرورت ہے تو بارڈر کو سیل کر دو، اگر وہاں سے "را" کے ایجنٹ آتے ہیں "را" کے ایجنٹ کہاں ٹھہرتے ہیں ہر ایک کا باقاعدہ شناختی کارڈ بناؤ - اور دیکھو Who comes here کون آرہا ہے دکھاؤ کارڈ ہر ایک کی پڑتال کرو۔ اس طرح ہمارے آدمی پٹرول کر رہے ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں کوئی بچ کے نہیں جا سکتا۔ لیکن شرط اول آنست کہ مجنوں باشی - شرط اول یہ ہے کہ آیا اس غم کے اندر اس مصیبت کے مقابلے کے لئے آپ باقاعدہ جنون کی حد تک پہنچ جائیں۔ میں گزارش کروں گا کہ بحالات موجودہ یہ محترمہ وزیراعظم صاحبہ اور آپ کے جتنے صوبائی وزیراعلیٰ ہیں یہ تمام کے تمام اس مصیبت کی گھڑی میں متحد ہوجائیں، متفق ہوجائیں، مجتمع ہو جائیں۔ اپنے اختلافات کو سردست ختم کر دیں اور اس وقت کھڑے ہو کر ایسی ایسی حکومتیں بنائیں جو پاپولر ہوں۔ ہر ایک کو اس پر اعتماد ہو، سب مل کر جدوجہد کریں میں سمجھتا ہوں کہ صرف اسی

صورت میں اس فتنے کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ ہاؤس کی کمیٹی بنا کر جاؤ۔ کیا کرو گے کمیٹی بنا کر۔ باتیں کر کے آ جاؤ گے۔ تم کو قتل کر دیں گے۔ وہاں پر جرگہ بنا کر جاؤ۔ جرگہ کیا کرے گا وہاں پر۔ جب تک آپ ایک گلی کوچے سے لے کر شاہرہ تک سارے ملک کے اندر ایسی پاپولر نظام حکومت نہیں بناتے یہ میاں نواز شریف بھی، محترمہ بے نظیر کے ساتھ اتفاق کرے (بمصداق یکدلی از ہمہ باقی بہتر است) یک دل اور یک زبان ہو کر اس مصیبت کے اندر، اس آزمائش کے اندر اس قیامت کبریٰ کے اندر میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزارتیں، یہ صدارتیں سب دھوکہ ہے فریب ہے۔ اس لئے میری گزارش یہ ہوگی پہلے ہی میں نے کہا تھا کہ اگر آپ کے گھر میں بچھو گھس جائیں سانپ گھس جائیں، تو کیا پولیس کو بلاؤ گے۔ گھر کے سارے آدمی جو کچھ ہاتھ میں آئے ان کو مارنے کے لئے نکلو گے۔ اسی طرح ساری آبادی جو ملک کی ہے اٹھ کھڑی ہو اور منظم نوجوان جن کے پاس اسلحہ بھی ہو، ٹرانسپورٹ بھی ہو، علاقے کے لوگ بھی ان کا باقاعدہ بوجھ اٹھائیں، حکومت بھی بوجھ اٹھائے۔ اس مصیبت کی گھڑی میں جب تک کہ شراکت نہیں کرو گے، جب تک اقتدار میں ایک دوسرے کو شامل نہیں کرو گے۔ تم فیل ہو چکے ہو۔ ایک ڈاکٹر ایک مریض کا علاج کر رہا ہے، مریض ٹھیک نہ ہو تو پھر ٹیکہ لگایا جاتا ہے، یہ مردے کو ٹیکہ لگائے گا۔ تم سے انتظام نہیں ہوگا، تم اس کو چھوڑ دو۔ میں نے کہا تھا طوطے کو پڑھانا ہوتا، طوطا نہیں پڑھتا، تو کہنا پڑتا کہ پڑھ نہ پڑھ، پنجرا خالی کر۔ اس لئے بحالت موجودہ میری گزارش یہ ہے کہ باقاعدہ گلی کوچے سے لے کر سڑک تک، شاہراہ تک، باقاعدہ امن سکواڈ والے ہوں، مسلح ہوں، پیٹرول کرتے پھریں، ان کے پاس ٹرانسپورٹ ہو، ان پاس اسلحہ ہو اور صوبے اور مرکز کی قومی حکومتیں بنیں۔ یہی حل ہے، یہی میری عاجزانہ رائے ہے۔ شکریہ!

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ مولانا صاحب۔ جی ملک قاسم صاحب آپ صاحبان نے فیصلہ کیا؟

ملک محمد قاسم۔ کل نہیں پرسوں شام کو پانچ بجے رکھ لیا جائے۔ کل نہ رکھا جائے۔ کل کیبنٹ میٹنگ وغیرہ بھی ہے اور پرسوں شام کو اس لئے کہہ رہے ہیں کہ ECO کی opening وغیرہ ہو جائے گی تو شام کو رکھ لیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب راجہ صاحب آپ اتفاق فرماتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین کل کیبنٹ میٹنگ ہے ، منسٹرز نہیں ہوں گے ، ویسے بھی ایک آدھ ہی ہوتا ہے۔ بہرحال اگر وہ نہیں آسکتے تو کوئی بات نہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ نہیں آج تو بہت تھے جی ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ وہ بھی پوری فوج ہے، کوئی بات نہیں ۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ کل اگر کیبنٹ میٹنگ ہے تو پرسوں شام کو رکھ لیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کتنے بجے ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔پانچ بجے۔ کچھ کام تو ہو سکے ۔ اب جو بات کرنا چاہیں، وہ کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایک تقریر اور ہو جائے۔ اب جام صاحب کا نمبر ہے ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جناب راجہ صاحب ایک گزارش تھی آپ بھی سن لیں۔ میاں صاحب، نسرین جلیل صاحبہ نے مجھے لکھ کر بھیجا ہے کہ چونکہ میں جا رہی ہوں اس لئے اگر آپ آج مجھے وقت دے دیں تو میں اپنی تقریر کر لوں۔ اگر آپ دونوں صاحبان فرماتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔ ٹھیک ہے جناب ، تو میں محترمہ نسرین صاحبہ آپ کو فلور دیتا ہوں۔ جناب جام صاحب آپ کو بعد میں وقت دوں گا۔

بیگم نسرین جلیل ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں پروفیسر خورشید صاحب نے جو points دیئے ہیں اور جو frame work دیا ہے اس سے بہتر شاید MQM خود بھی express نہ کر پاتی ، چونکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہمیں دلجوئی کی ضرورت ہے جو کچھ آج کراچی میں ہو رہا ہے اس سے پورے کراچی کے لوگ پریشان ہیں اور ہر گھر بے چین اور سہما ہوا ہے ۔ اس سلسلے میں CO's کے نام 5 دسمبر کو الطاف حسین صاحب نے ایک خط بھی لکھا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم بارہا حکومت کے ساتھ بیٹھے بھی ہیں ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ صاحب ہمارے ساتھ ہمدردی کی جائے، ہم پر بہت ظلم ہوا ہے۔ بجائے مدد کرنے کے یا کوئی مؤثر اقدام کرنے کے حکومت نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا اور سال بھر ہم ان کے ساتھ بیٹھتے رہے لیکن اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ۔ کمیٹی بنانے کی جو تجویز ہے وہ

بہت اچھی ہے اس لئے کہ حکومت خود اس سلسلے میں کوئی اقدام کرنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ پارلیمنٹ کو اپنا رول ادا کرنا ضروری ہے ۔ اسی طرح سے ججوں پر مشتمل کمیشن کے سامنے اگر پورے cases جاتے ہیں اور وہ کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو یقیناً ہمیں قابل قبول ہوگا share in power کی بات کی ہے پروفیسر خورشید احمد صاحب نے تو میں سمجھتی ہوں کہ جب تک حالات ایسے نہ ہو جائیں اس وقت تک یہ کہنا کہ صاحب ہمیں یہ منسٹری یا یہ عہدہ دیں وہ چیز دیں' یہ مناسب نہیں ہو گا ۔ یہ وقت کی بات ہے ۔ لوکل باڈیز کے سلسلے میں ہم سمجھتے ہیں کہ الیکشن بہت ضروری ہیں۔ الیکشن ہوں اور ان کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ شہر کی ترقی کے لئے کام ہو سکے ۔اسی طرح سے پولیس میں بھرتی میرٹ پر ہو اور مقامی لوگوں کی ہو اور check and balance کے لئے جو تجویز ہے پروفیسر خورشید صاحب کی کہ اگر گورنر سندھی ہے تو چیف منسٹر مہاجر vis-a-vis بہت صحیح آئیڈیا ہے ۔ اس پر ضرور تمام پاکستانی قوم کو سوچنا چاہئیے کہ کیا وجہ ہے کہ پچاس فیصد آبادی سندھ کی جو ہے اس کو اس سے محروم رکھا جائے۔ development package پر عمل ہو نا ضروری ہے ۔ اور بنیادی مسائل کا حل بھی ضروری ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ دہشت گرد تو اسلحہ لے کر کراچی میں دندناتے پھر رہے ہیں مگر ہمارے ایک ایک گھر سے اسلحہ تو کجا لائسنس تک لے لئے گئے ہیں۔ میرے پاس لائسنس تھا اس پر کوئی اسلحہ ایشو نہیں ہوا تھا لیکن وہ لائسنس بھی انہوں نے ہماری غیر موجودگی میں چھاپہ مارا تھا تو لے لیا تھا۔

جناب چیئرمین ! ایک ایسی حکومت جس نے پچھلے پندرہ ماہ میں دہشت گردی کو روکنے کے لئے کوئی مؤثر اقدامات نہ کئے ہوں' دہشت گرد دندناتے پھر رہے ہوں اور ان کو روکنے والا کوئی نہ ہو ۔ جب کسی کی جان و مال محفوظ نہ ہو جمہوریت کا دعویٰ کرنے والی حکومت ملک کے پندرہ فیصد محب وطن مہاجر قوم کے سیاسی' معاشی اور اقتصادی حقوق سلب کرے اور ان کو تشدد کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ جب یہ تشدد پورے ملک کی سالمیت کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہو' جب ملک کی سالمیت خطرے میں پڑ جائے' جب حکومت نے یہ ثابت کردیا ہو کہ وہ نااہل اور متعصب حکومت ہے تو ایسی صورت میں پارلیمنٹ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے ۔ اگر کوئی کمیٹی تشکیل پاتی ہے اور اس کی سفارشات پر غور ہوتا ہے تو اس کا سد باب ہو سکے گا۔ جناب چیئرمین! جو ظلم و ستم مہاجروں کو دبانے اور ختم کرنے کے لئے شروع کیا گیا تھا آج وہ اپنی

انتہا کو پہنچ گیا ہے ۔ شہر کراچی کو دہشت گردوں کے حوالے کردیا گیا ہے ۔ یہ قتل و غارت گری صرف individual کو ٹارگٹ بنا کر نہیں ہو رہی بلکہ مساجد' امام بارگاہوں پر بموں سے حملے کر کے کی جارہی ہے۔ لوگ نشاندہی کرتے ہیں کہ فلاں دہشت گرد ہے اور پہچانتے ہیں اس کے باوجود حکومت اس کو نہیں پکڑتی۔ دو ہفتے پہلے چار سگے بھائیوں کا جو قتل ہوا تھا' ان کے قاتلوں کے خلاف پولیس ایف ۔آئی ۔آر ۔ لکھنے کو بھی تیار نہیں تھی ۔ بڑی مشکل سے لکھی اور آج بھی وہ آزاد گھوم رہے ہیں۔اگر دہشت گردوں کو پکڑا جارہا ہوتا تو کیا وجہ تھی کہ پولیس کی موجودگی میں واردات کرکے وہ صاف نکل جاتے۔ ان کو پکڑنے والا کوئی نہیں ہے ۔ جناب چیئرمین۔

بنے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی

کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں

کوئی ہے جو ہماری فریاد سنے یہ فریاد صرف میری نہیں پورے ملک کے عوام کی فریاد ہے یہ صرف نسرین جلیل کی فریاد نہیں ہے ۔ یہ اس ماں کی فریاد ہے جس کے چار بیٹوں کو اڑا دیا گیا۔ ان مہاجر ماؤں' بہنوں اوربیٹیوں کی فریاد ہے جن کے پیاروں کو نماز پڑھتے ہوئے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا ۔ یہ بین ان ماؤں کے ہیں جن کے بیٹوں کے خون سے امام بارگاہوں کےدر و دیوار سرخ ہیں ۔ یہ فریاد ان کے لئے ہے جو دوسروں کی آخری رسوم کی تیاری کر رہے تھےاور جن کو دیوار سے لگا کر گولی مار دی گئی ۔ جناب چیئرمین! میں وہ سہمی ہوئی ماں ہوں جس کو نہیں پتا کہ اگلے لمحے دہشت گردوں کا نشانہ کون ہو گا' صف ماتم کہاں بچھے گی ۔میں اس شہر کی آواز ہو ں جس کوعروس ا لبلاد کہا جاتا تھا اور اسے آج سوچی سمجھی سازش کے تحت تباہ کیا جارہا ہے۔ یہ خون جو بہہ رہا ہے ۔ یہ لاشیں' یہ تباہی' یہ آج 10 کل 20 پرسوں 12 اخبارات اور رسائل کے صفحات تفصیلات سے سیاہ ہیں ۔ باہر کے اخبارات اور رسائل بہت پہلے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ کراچی کے حالات خراب ہو رہے ہیں مگر وزیر اعظم اس قتل و غارتی کی ذمہ داری کا صرف اشارتاً ذکر کر رہی ہیں ۔

جناب چیئرمین! وزیراعظم نے سنگاپور میں اپنی تقریر میں کہا کہ violence صرف چند علاقوں میں ہو رہی ہے باقی flourish کر رہے ہیں۔ حقائق جو روز روشن کی طرح عیاں ہوں آپ ان سے چشم پوشی کریں' ان کوقبول نہ کریں تو سد باب کرنا تو بہت دور کی بات ہے ۔ آپ لاکھ IMF اور World Bank پالیسی follow کریں لیکن اگر ملک میں امن و امان کا

مسئلہ ہو گا تو ترقی کیسے ہو گی ۔ وزیر اعظم کے غیر ملکی دوروں کے ذریعے foreign investment لانے کے بلند بانگ دعوے کیسے پورے ہو نگے ۔ کراچی پاکستان کی شہ رگ ہے ۔ کراچی کی تباہی پورے ملک کی تباہی ہے ۔پورے ملک کی معیشت کی تباہی ہے۔ جناب چیئر مین ! مارچ میں کراچی stock exchange کا index ۲۹ پوائنٹ گرا اور اس روز پانچ بلین روپیہ کا نقصان ہوا۔ جیسا کہ میں صبح بتا رہی تھی کہ کسی بھی ملک کے معاشی استحکام کا بیرومیٹر اس کا stock exchange ہوتا ہے مگر مارچ میں وزیر اعظم نے یہ ظاہر کیا کہ کراچی میں ہر چیز نارمل ہے ۔ صرف جنوری میں foreign investors نے 484 ملین کے shares بیچے ۔ جب کہ 387 کے shares خریدے گئے ۔ یہ منفی رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔

جناب چیئرمین ! ہم انصاف کی توقع کس سے کریں صدر پاکستان نے 14 اکتوبر کو پارلیمنٹ سے خطاب میں ملک میں Law and Order کے مسئلے پر وعظ تو ضرور کیا لیکن اس وقت جو کراچی میں جان و مال کا ضیاع ہو رہا تھا ۔ اس کا انہوں نے تذکرہ تک نہیں کیا ۔ چند الفاظ افسوس تک کے نہیں کہے ۔ جناب کراچی میں رہنے والے اکثریت میں مہاجر لوگ ہیں ۔ ان کی شناخت مہاجر ضرور ہے لیکن وہ پاکستانی ہیں ۔ افسوس یہ ہے کہ صدر نے کشمیر کے مسئلے پر تفصیل سے گفتگو کی اور کہا کہ وہاں ظلم و زیادتی اور بربریت ہو رہی ہے مگر جو کچھ اپنی حکومت اپنوں کے ساتھ کر رہی ہے اس کا انہوں نے ذکر تک نہیں کیا ۔ کراچی میں حالات بہتر کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے کون سی چیزوں پر عمل درآمد کروایا گیا دہشت گردی کو روکنے کے لئے کیا کچھ کیا گیا حکومت اس کا جواب دے ۔ جناب شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار حکومتی بنچوں پر موجود ہیں ۔ جن کا کہنا ہے کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات کیوں کئے جائیں ایم کیو ایم سے مذاکرات اس لئے ضروری ہیں کہ ایم کیو ایم سندھ کی شہری آبادی کی نمائندہ جماعت ہے ۔ وہ ایک سیاسی قوت ہے ۔ ایم کیو ایم کے پاس عوام کا مینڈیٹ ہے۔ ایم کیو ایم تشدد کے ذریعے نہیں، بیٹھ کر مسائل کا حل چاہتی ہے۔ ایم کیو ایم اگر مذاکرات کی بات کرتی ہے تو وہ چاہتی ہے جو مہاجروں کے حقوق ہیں۔ وہ ان کو دیئے جائیں

and these rights are essentially those rights which are the rights of the each citizen of Pakistan. There is undeclared ban on MQM Sir. MQM is not allowed to hold any political activity. MQM legislators are in jail on false and fabricated cases. Mr.

Chairman, is it democratic to impose an undeclared ban on any political party to throttle the voice of 15% people of the country to deprive them of their representative character. Out of six MPAs, three Senators are in jail. The rest are unwanted persons. Is this democracy Mr. Chairman.

سی ۔ او اور صدر کے نام جناب الطاف حسین صاحب نے کئی بار خطوط میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ دہشت گردی کے واقعات میں ایجنسی سے تعلق رکھنے والے بااثر افراد اورحکومتی نوبہ حقیقی دہشت گردوں اور مذہبی جماعتوں کے کچھ انتہا پسند عناصر کی سرپرستی کر رہا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ 50 ہزار سے زیادہ افراد کی فورس جن کا تعلق پولیس اور انٹیلیجنس ایجنسیز سے ہے ان کی موجودگی کے باوجود آج تک دہشت گردوں کو نہیں پکڑا جا سکا ۔ ایسے حالات میں دوسرے ممالک کے دہشت گرد بھی تخریب کاری کریں گے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی مسلمان مسجدوں اور امام بارگاہوں پر حملہ نہیں کر سکتا ۔ میں آپ کو بتاؤں کہ ہمارے لوگوں کو کراچی میں FIA کے سینٹر میں تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور بعض افراد کو مہینوں تک ٹارچر کیا گیا ۔ ایک بچے نے مجھے اپنے متعلق بتایا کہ جب اس کو لے جایا گیا تو اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور اس کے گلے میں آیت الکرسی تھی ۔ جن لوگوں نے اسے پکڑا تھا انہوں نے وہ آیت الکرسی گلے سے اتار کر پھینکی اور کہا کہ تم کیا سمجھتے تھے کہ یہ تمہیں بچائے گی ۔

جناب! وہ افراد ہمارے اپنے ملک کے افراد تھے ۔ مسلمان تھے ۔ سینیٹر مسعود کوثر کہاں گئے کہتے ہیں کہ PPP ایک نیشنل پارٹی ہے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے ۔ سندھ PPP صرف سندھی نیشنلسٹ کی ہے ورنہ وزیراعظم پورے ملک کی سلامتی کو داؤ پر لگا کر سندھ کی 50 فیصد آبادی کو غلام بنا کر نہ رکھتیں ۔ جناب چیئرمین ' عید کے موقع پر سندھ کے MPA قاضی خالد نے درخواست دی کہ وہ ایم کیو ایم کے اسیر سینیٹر اور MPA's اور دیگر اسیران سے ملنا چاہتے ہیں ۔ ان کی پہلی درخواست گم کر دی گئی ۔ دوسری درخواست جب دوبارہ گئی اور متعدد ٹیلی فون کئے گئے تو ہوم سیکرٹری نے کہا کہ ہمیں وزیراعظم اور چیف منسٹر صاحب نے کہاہے کہ مہاجر ہمارے غلام ہیں ۔

جناب چیئرمین ! مجھے معلوم ہے کہ میں سینٹ میں بول رہی ہوں اور مجھے اس بات کا احساس ہے کہ میں غلط بات نہیں کروں گی ۔ چیئرمین صاحب ! ہمارے بہت سارے بزرگ ساتھی

بھی قید میں ہیں اور اسیر ہیں ۔ ان کو کورٹ کی پیشی کے لئے لایا جاتا رہا ۔ ان میں سے کچھ اشتیاق اظہر بھائی کے ہم عصر ہیں ۔ ان کو باقاعدہ بیڑیاں اور ہاتھ میں ہتھکڑیاں پہنا کر پیشی کے لئے لایا جاتا رہا ۔ وزیراعظم پورے پاکستان ، خصوصاً سندھ کو اپنی جاگیر سمجھتی ہیں ورنہ وہ یہ نہ کہتیں کہ بھٹو برادری سے ہر ضلع سے ہرماہ 20 افراد کو نوکری دی جائے گی ۔ سندھ میں 28 ڈسٹرکٹ ہیں جس کا مطلب ہے 560 افراد ۔ جناب چیئرمین یہاں پر وسیم سجاد صاحب نے کچھ عرصہ پہلے یہ شعر پڑھا تھا اور کراچی situation ہی کے سلسلے میں ۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پاکستان والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ جی ۔ جام صاحب ، اگر آپ بولنا چاہیں ۔ میں جام کرار صاحب کو فلور دیتا ہوں ۔ یہ آخری مقرر ہیں فیصلہ ہو چکا ہے ۔ میرے پاس لسٹ ہے میں اس پر آ رہا ہوں ۔ جس جس کا نام ہے ، آ جائے گا ۔ چلیں جی جام کرار صاحب ۔

Jam Kararuddin: I am thankful to you that you have given me time.

Mr. Acting Chairman: I am thankful to everybody who is speaking now also.

Jam Kararuddin: To dilate on the Karachi situation. Sir, before this at several times, Karachi situation has been discussed here in the Senate as well as in the Provincial Assembly of the Sindh. There is no doubt that situation of Karachi is deteriorating with the passsage of everyday. But if we look back to the political history of Karachi, the situation has not worsened during the present time of the present government but it is a long story and whatever today we witness in Karachi in the shape of sectarian violence, terrorism and crimes of all types, is the all outshoot and net result of the longest dictatorial rule of Gen.Zia for more than 10 years. Sir, during that period, the problems were piled up so much and the present Government has inherited all these problems. The Government

headed by Mohtarma Benazir Bhutto has got no magic wand in her hand to show miracles to the nation overnight. Naturally, the Government must need some time to solve all these problems which are of great magnitude. It is the duty of Karachi's people also to pinpoint the criminals and terrorists but they are silent. It is their duty, moral duty religious duty to point out the criminals but uptill now not a single body from Karachi has pointed out the criminals and terrorists in Karachi.

Sir, it is the joint responsibility of the people to combat terrorism and terrorists. Sir, so far we are hearing the speeches of this side that whatever is happening in the country particularly in Karachi they are going to blame wholly and solely the Pakistan Peoples Party's Government. We are hearing so many rumours about the formation of national government. Sir, when we have got an elected government under transparent elections held under the neutral system then constitutionally, there is no justification for national government. Therefore, this Government must complete the constitutional tenure of five years to solve all these problems.

Sir, there were certain problems. The Prime Minister is fully conscious of the fact that until and unless harmony and peace is restored in Karachi there will be no attraction to the foreigners to invest in Karachi. She is fully responsible of her duties and responsibilities and she is very very concerned to bring about harmony and peace in Karachi. Immediately, after her arrival from Singapore she dashed to Karachi and held emergency meetings about law and order. She has taken certain steps to arrest the lawlessness in Karachi.

Sir, since it is said that Kashmir is a blood line of Paksitan, so, Karachi is an economic life of Paksitan. So, our People's Party's Government is doing its best

to restore normalcy and peace in Karachi. There are certain remedies available with me which I will read out to you that by adopting those measures Karachi would be again the city of economic activities. Prof. Khurshid Ahmed says that unconditional withdrawal of the cases, Sir, there is no question of withdrawal of cases. If you want the rule of law, then they have to face the courts for those cases and there should not be withdrawal of cases and conspiracy should not be hatched. There should be no further relaxation till the period of the Government is over.

Besides that I will appeal to the Government to put the NGOs under permanent watch in view of the Sudanis Government experience. What happened in the Sudan Sir? That when Sudanis took over then their administration found that NGOs which got the aid from the Government that aid was used for the purchase of arms and ammunitions to be used against the Government. So all the NGOs should be kept at stern watch under the Government. Sir, a few days back two Americans were shot dead in Karachi. This is a definite attempt and well calculated conspiracy to destabilize this popularly elected government and sabotage the Prime Ministers' visit to America in the next month, first week of April. Then, I will condemn the terrorists who have attacked the residential house of Pir Pagara in Karachi and they should be arrested in the shortest possible time. The remedies which are available to me if they are adopted by the Government, I think, the situation can be improved to some extent. Mohtarma Benazir Bhutto has already given 120 billions of rupees for socio-economic package for the people of Karachi. Dialogues should be immediately initiated with all the political and religious leaders of the city, Editors, Philosphers, Jurists and also with both the factions of MQM. Extradition of 20 lac of people who are illegal immigrants in Karachi, punishment of those officers who have issued them identity cards and the passports to these

illegal immigrants. Recovery of illegal arms from Karachi. Police force be increased in proportion to the increasing violence. Examplary punishment be awarded to terrorists and set an example for others. These are some of the remedies that I will bring to the notice of this House that these should be acted upon so that Karachi may become a normal city. Thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

جی پروفیسر خورشید صاحب۔

Prof. Khurshid Ahmed: Point of personal explanation.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی فرمائیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں بڑی عزت کرتا ہوں اپنے بھائی جام صاحب کی۔ لیکن شاید انہوں نے میری بات غور سے نہیں سنی۔ میں نے unconditional withdrawal کی بات ہرگز نہیں کی۔ وہ الیاس بلور صاحب نے کہی تھی۔ میں نے تو ایک high powered judicial tribunal کی بات کہی ہے۔ اور اس میں حوالہ دیا اس بات کا کہ خود الطاف صاحب نے یہ بات کہی تھی کہ آپ ایک ایسے جج کو جو قابل اعتماد ہو، مقرر کریں اور وہ اس کو examine کرے۔ میری بات کو آپ نے صحیح سمجھا نہیں یا آپ conclude کر گئے۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ریکارڈ درست رہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جناب آفتاب شیخ صاحب۔

The floor is given to you.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کا نام آرہا ہے جی آگے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔نہیں نہیں جناب والا! میں آپ سے عرض کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ارشاد۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔یعنی یہ sitting کب تک جاری رہے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ تو میں نے پوچھا آپ صاحبان سے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔جناب والا! دیکھیں---.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ مجھے تقریر کرنے دیں جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ please آپ تشریف رکھیں جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔جناب آفتاب شیخ صاحب، ہم آپ کا احترام کرتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ماشاء اللہ آپ بات کرلیں۔ آپ بات کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔نہیں نہیں، ہماری بات یہ ہے کہ آپ کی پارٹی نے اپنا ایک بیان دے دیا، نسرین جلیل صاحبہ نے۔ اس کے باوجود آپ House کے جو صحیح جذبات ہیں اس کے حوالے سے اس کا ناجائز فائدہ اٹھانا چاہیں گے کہ پھر آپ کی باری ہو۔ کیوں ہو کیا باقی پارٹیاں یہاں نہیں بیٹھی ہیں۔ جناب چیئرمین! ٹائم کے بارے میں with due respect بڑا خیال رکھنا ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ درست ہے جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ یہاں پارٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ احسان شاہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ڈاکٹر عبدالحئی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔یہاں ایک پبلک جلسے میں بات نہیں ہو رہی ہے ۔ سینٹ میں بات ہو رہی ہے اور یہاں پارٹیاں موجود ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ چلے گئے ہیں۔آپ تشریف رکھیں جی ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جی نہیں ایسا نہیں ہے، لسٹ میں کن پارٹیوں کے نمائندے ہوں گے، اور ان کا کون سا نمائندہ تقریر کرے گا، اس کے بعد دوسری پارٹی کا نمائندہ ہو گا، ابھی پیپلز پارٹی ہے، مسلم لیگ ہے----

جناب قائم مقام چیئرمین، کیا آپ مجھ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ میں اس کرسی پر

بیٹھ کر غلط کام کروں گا۔ آپ تعریف رکھیں جی۔ نہ آپ مجھ سے غلط کام کروا سکتے ہیں اور نہ غلط کام کی توقع رکھیں۔ آپ تشریف رکھئے جی۔ میں ہر شخص کو بولنے کا حق دیتا ہوں۔

Be brief Sir, Irequested you and Raja Sahib both, Raja Sahib, Malik Sahib I had requested you that

کہ فیصلہ کریں آپ' تو کیا آپ نے فیصلہ کر لیا۔

پروفیسر این ڈی خان، یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آخری تقریر جام کرار صاحب کریں گے اور محترمہ نسرین جلیل صاحبہ کریں گی۔ اور اس کے بعد پرسوں مزید تقاریر ہوں گی This was decided ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، تو راجہ صاحب کیا یہ فیصلہ کیا گیا تھا؟

پروفیسر این ڈی خان، یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس طرف سے آخری تقریر محترمہ نسرین جلیل کریں گی' ---- یہ راجہ صاحب کے ساتھ مل کر فیصلہ کیا گیا تھا۔

Mian Raza Rabbani: Sir, this was decided with Raja Sahib. How can he say no? Let the Leader of the Opposition stand up and deny this, how can he say" no" to it?

راجہ صاحب یہاں پر موجود ہیں وہ یا تو کھڑے ہو کر deny کریں کہ نہیں ایسی بات نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، مندوخیل صاحب آپ تشریف رکھیں۔ یہاں جھگڑے کی باتیں نہیں کرنی ہیں اور نہ جھگڑا کرنا ہے۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب جو بھی فیصلہ آپ نے کیا تھا وہ بتائیں؟

راجہ محمد ظفر الحق ، جناب چیئرمین! کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تمام معزز اراکین کا حق ہے' ان کا فرض بنتا ہے کہ اتنے اہم مسئلے پر بات کریں۔ اگر ہاؤس کی رائے یہ ہے کہ آج اس وقت ختم کیا جائے اور پرسوں اس کو جاری رکھا جائے تو ٹھیک ہے۔ اگر یہی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، تو پھر ٹھیک ہے جی کہ ہاؤس ایڈجرن کرنا میرا کام ہے۔ دیکھیں جی ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے آپ کو سنا' لیڈر آف دی اپوزیشن کو سنا' لیڈر آف

دی ہاؤس کو سنا، دونوں کو سن کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ

This House is adjourned to meet again on Tuesday 14th of March, 1995 at 5:00 p.m.

[The House then adjourned to meet again at 5.O' clock on Tuesday, March 14, 1995].

PCPPI—4521(97) Senate—4-10-97—180.